جلد ۳۴ | ۲۲ ماہ امان ۱۳۲۵ ہش | ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ | ۲۲ مارچ ۱۹۴۶ء | نمبر ۶۹

مدینۃ المسیح

محمد آباد (نبی سر روڈ) ۲۱ امان۔ مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معہ خدام کل بعد دوپہر بخیر و عافیت محمد آباد تشریف لائے۔ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ حضور محمد آباد کی فصلوں کا معائنہ فرما رہے۔ اور سٹیٹ کے معاملات کے بارے میں متعلقہ افسروں کو ضروری ہدایات دے رہے ہیں۔ حضور قریباً دن بھر مصروف رہے۔ اور رات کو بھی بہت دیر تک کام میں مشغول رہے۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ کی وجہ سے قدرے ناساز ہے۔ احباب دعا کریں صحت کریں۔ حضرت ممدوحہ آج نواب زادہ عبد اللہ خانصاحب کے ہمراہ نصرت آباد تشریف لے گئی ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے اہل بیت اور خدام بخیریت ہیں۔

مکرم میاں عبد الرحیم احمد صاحب کچھ علیل ہیں۔ احباب انکی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ناظر تعلیم و تربیت کے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں

تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو گالیاں سنو اور شکر کرو

"نیکی کو سنوار کر ادا کرو۔ اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ جو تقوے سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقوے ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی۔ وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔ ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو۔ جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے۔ تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے۔ تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دیگا۔ سو تم اسکو مت چھوڑو اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ۔ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے۔ کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں۔ تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ عمل نیک دکھلاؤ۔ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا۔ وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا۔ اور حسرت سے مریگا۔ اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں۔ کہ تمہارا خدا در حقیقت موجود ہے اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے۔ لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے وہ اس کے پاس آجاتا ہے۔ جو اس کے پاس جاتا ہے۔ جو اس کو عزت دیتا ہے۔ وہ بھی اسکو عزت دیتا ہے۔ تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آجاؤ۔ کہ وہ تمہیں قبول کریگا۔" (کشتی نوح صہ ۱۴)

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۲ ماہ امان ۱۳۲۵ ہش

جاوا کے احمدی مجاہدین اور احمدی احباب جاپانیوں کی قید میں

۸۳ روز تک اعلیٰ جاپانی افسر کڑی تفتیش کرتے رہے

تفتیش کے بعد جاپانی افسر کس نتیجہ پر پہنچے

ایک اعلیٰ جاپانی افسر کا اعتراف کہ جماعت کا نظام بنانے والا دنیا کے بہترین دماغ کا مالک ہے

(از ایڈیٹر)

دوران جنگ کی ہولناک تکالیف اور صعوبتوں کو مختلف مقامات میں جماعت احمدیہ کے مجاہدین اور مقامی احباب نے جس جوانمردی اور خلوص کے ساتھ برداشت کیا جس بہادری اور دلیری کے ساتھ ان میں سے گزرے۔ اور جس غیر معمولی رنگ میں خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت انہیں حاصل ہوئی۔ اس کی ایک اور مثال درج ذیل کی جاتی ہے مکرم محترم مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ احمدیت جاوا نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں ۲۲ فروری ۱۹۴۶ء کو جو خط لکھا۔ اور جو حال میں پہنچا ہے۔ وہ اگرچہ مختصر ہے لیکن اس کا ایک ایک لفظ احمدی مجاہدین اور وہاں کے مقامی احباب کی ہمت۔ واستقلال۔ فداکاری اور جاں نثاری اخلاص اور محبت کا مظہر ہے۔ صاحب موصوف اپنی اور اپنے دوسرے مجاہد بھائیوں کی خیر وعافیت کی اطلاع دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

سیدی وامامی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرض ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جو نہایت ہی کریم ورحیم ہے۔ اور حضور کی دعاؤں کی برکت سے بندہ معہ اہل وعیال۔ جناب مولانا مولوی رحمت علی صاحب۔ برادرم سید شاہ محمد صاحب۔ برادرم ملک عزیز احمد خان صاحب۔ احمدی مجاہدین اور جماعت ہائے احمدیہ جاوا خیریت وعافیت سے ہیں۔

اس کے بعد بالکل بے بنیاد اور بے ہودہ شبہ کی بناء پر اپنی اور جماعت کے دوسرے احباب اور دیگر مجاہدین کی گرفتاری کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

جاپانیوں کے غلبہ کے زمانہ میں اس شبہ کی بناء پر کہ جماعت احمدیہ انگریزوں کی جاسوس ہے۔ مورخہ ۸ مارچ ۱۹۴۴ء کو بندہ اور عبدالسمیع صاحب اور محمد یحییٰ صاحب جو جماعت احمدیہ گاروت کے پریذیڈنٹ تھے۔ ہم تینوں کو ۲ بجے رات کو جاپانیوں نے پکڑ کر بنڈونگ کے حراست خانہ میں ڈال دیا۔ اس واقعہ کے چار روز بعد جماعت احمدیہ تاسکملایا کے ۴ عہدہ داران اسی حراستخانہ میں لائے گئے۔ پھر ۱۲ روز کے بعد برادرم سید شاہ محمد صاحب مجاہد اور برادرم ملک عزیز احمد خان صاحب مجاہد بھی کیمپوسن سے پکڑ کر اسی میں ڈال دیئے گئے۔

اس طرح گرفتار کرنے کے بعد جاپانیوں نے جو سلوک کیا۔ اس کا تو ذکر نہیں کیا گیا شاید اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کر دینے والے مجاہدین ان کو خاطر میں نہیں لائے۔ البتہ یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جاپانی ان سے جاننا چاہتے کیا تھا۔ اور کس قسم کے سوالات کرتے رہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

جاپانی ننگنتہ Kenp یعنی جاسوسی پولیس نے ہم سے مندرجہ ذیل امور کے متعلق کئی کئی رنگ میں سوالات کئے۔ ۱۔ جماعت احمدیہ کے بانی کون ہیں؟ (۲) جماعت احمدیہ کی غرض وغایت کیا ہے؟ ۳۔ جماعت احمدیہ کے عقائد کیا ہیں؟ (۴) صدر انجمن احمدیہ کے نظم ونسق کے مفصل حالات کیا ہیں؟ (۵) بیعت کا کیا مفہوم ہے؟ (۶) چندہ کا کیا مطلب ہے؟ (۷) انڈونیشیا کی جماعتوں کا قادیان کے ساتھ تعلق الغرض جماعت سے تعلق رکھنے والی ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی کرید کرید کر پوچھی گئی۔ جوابات ہماری طرف سے دلیرانہ اور واضح طور پر دیئے گئے مسلسل ۳ ہفتہ سوالات وجوابات ہوتے رہے۔

آخر نہ صرف احمدی مجاہدین کے صداقت اور سچائی پر چٹان کی طرح قائم رہنے اور ہر بات کا معقول اور مدلل جواب دینے کی وجہ سے بات بات کو شک وشبہ کی نظر سے دیکھنے والے چالاک اور ہوشیار جاپانیوں کے ہاتھ کچھ نہ آیا۔ بلکہ وہ نظام سلسلہ کے حالات سن کر حیران وششدر رہ گئے۔ اور اس کا اظہار ایک اعلیٰ افسر نے جس رنگ میں کیا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے محترم مولوی عبدالواحد صاحب لکھتے ہیں۔

آخر ننگنتہ Kenp کے اعلیٰ افسر نے کہا کہ تمہاری جماعت کا نظام بنانے والا دنیا کے بہترین دماغ کا مالک ہے۔ مگر شاید تم لوگوں کو معلوم نہ ہو کہ اس کے پیچھے انگریزوں کے ہاتھ ہیں۔ اگرچہ ہماری طرف سے بار بار کہا گیا کہ انگریزوں کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ مگر وہ اس بات پر اڑا رہا کہ صدر انجمن احمدیہ کے اوپر برطانوی ہاتھ کام کر رہا ہے۔ ۸۳ روز قید رکھنے کے بعد ہمیں چھوڑ دیا گیا۔

بے کس اور بے بس احمدی مجاہدین اور مقامی احمدی اصحاب پر پورا پورا قابو پا لینے اور انہیں ایک طویل عرصہ تک تحقیق اور تفتیش کی چکی میں پیستے رہنے اور ہر قسم کے سوالات کے جوابات حاصل کرنے کے باوجود جاسوسی کے ناپاک الزام کا ایک شائبہ بھی معلوم نہ ہو سکا اور اسی وجہ سے آخر رہا کر دینے پر مجبور ہو جانا۔ مگر باوجود اس کے اس بات پر اڑے رہنا۔ کہ جماعت احمدیہ کے نظام کے پیچھے انگریز کا ہاتھ ہے۔ دوسرے الفاظ میں اسی امر کا اعادہ ہے۔ کہ "تمہاری جماعت کا نظام بنانے والا دنیا کے بہترین دماغ کا مالک ہے"۔ کیونکہ ظاہر بین اور مادہ پرست لوگ جماعت احمدیہ کے اس موجودہ نظام کو جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جاری کردہ ہے۔ دیکھ یا سن کر سمجھ ہی نہیں سکتے۔ اور ان کے دماغ میں یہ بات آ ہی نہیں سکتی۔ کہ ظاہری سازوسامان سے تہی دست کوئی انسان ایسا مکمل اور اتنا اعلیٰ نظام سوچ سکتا۔ اور اسے عمل میں بھی لا سکتا ہے۔ اس وجہ سے وہ یہی خیال کرتے ہیں۔ کہ اس کے پیچھے کوئی اور ہاتھ کام کر رہا ہے۔ اور وہ انگریزوں کا ہاتھ ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ انگریزوں کا ہاتھ ہونا تو الگ رہا۔ انگریزی حکومت میں ایسا عنصر موجود ہے جو قدم قدم پر ہمارے رستہ کا روڑا بننے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

بہر حال حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد مبارک میں جماعت احمدیہ کا جو نظام قائم ہوا۔ اور آئندہ ترقی کے متعلق جو بنیادیں قائم کی جا رہی ہیں۔ وہ اس قدر مضبوط اور اتنی پختہ ہیں۔ کہ ان کے متعلق سرسری واقفیت رکھنے والا بھی یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ اس میں غور وفکر کا مادہ ہو۔ کہ یہ نظام قائم کرنے والا دنیا کے بہترین دماغ کا مالک ہے۔

ایک ظالم اور جابر دشمن کے پنجہ میں گرفتار ہو کر جو فتح کے نشہ میں بھی چور ہو۔ ایسے لوگوں کی جو اپنے وطن سے بے وطن ہوں۔ اپنے ہمدردوں اور دوستوں سے دور ہوں۔ اتنے دور کہ انہیں بتا بھی نہ سکیں۔ کہ وہ کس مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ ان کی جو حالت ہو سکتی ہے۔ وہ ظاہر ہے لیکن خدا تعالیٰ کی راہ میں گھروں سے نکلنے اور اپنا سب کچھ اس کی راہ میں قربان کر دینے والوں کی دنیا ہی نرالی ہوتی ہے۔ اور اس دنیا کی کیفیت ذیل کے الفاظ سے عیاں ہے مکرم مولوی عبدالواحد صاحب لکھتے ہیں۔

نہایت خوشی کی بات ہے۔ کہ اثنائے حراست میں ہمارے دل مطمئن تھے۔ تمام کا خیال تھا کہ جاپانی زیادہ سے زیادہ یہی کر سکتے ہیں کہ ہم سب کو قتل کر ڈالیں۔ اس سے زیادہ ہماری خوش قسمتی کیا ہوگی کہ خدا کی راہ میں ہماری جانیں قبول کی جائینگی۔

آخر میں لکھا ہے۔ آجکل انڈونیشیا میں آزادی کی جدوجہد بڑے زور شور سے کی جا رہی ہے۔ ہم بھی ... کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ امید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے حضور سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ حضور ہماری جماعت کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جو نہایت ہی غفور الرحیم ہے اس کی کوششوں میں برکت ڈال کر اچھے نتائج پیدا کرے۔ اور دنیا کی ہر قوم صلح وصفائی سے زندگی بسر کر کے خدا تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو۔ آمین یارب العالمین والسلام حضور کا ادنیٰ ترین خادم عبدالواحد

احباب جماعت کو ... ان مجاہدین اور جاوا کے احمدیوں کے لئے بالخصوصیت سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کا حافظ وناصر ہو۔ اور ان کے ہاتھوں سے اسلام کو بڑی بڑی فتوحات حاصل ہوں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک محققانہ مضمون

بنی اسرائیل پر نازل ہونے والے مَن کی حقیقت

"مَن کی حقیقت" کے عنوان سے مؤقر رسالہ "ادبی دنیا" مارچ ۴۶ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک محققانہ مضمون شائع ہو چکا ہے۔ جس کی پہلی قسط درج ذیل کی جاتی ہے۔ خاکسار عبد الحمید آصف

ادبی دنیا کے جنوری نمبر میں مولوی نعیم الرحمٰن صاحب ایم۔ اے پروفیسر الہ آباد یونیورسٹی کا ایک مضمون مَن کی ماہیت کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ پروفیسر صاحب نے اس امر پر بحث کی ہے۔ کہ بنی اسرائیل پر جو مَن نازل ہوا تھا۔ اس کی حقیقت کیا تھی۔ انہوں نے اول تو تورات کے بعض حوالے نقل کر کے بتایا ہے۔ کہ تورات کی رو سے من اور اس کے نزول کی حقیقت کیا تھی۔ پھر طبی طور پر من کی جو ماہیت بتائی جاتی ہے۔ وہ بیان کر کے بتایا ہے۔ کہ تورات میں من کی بیان کردہ حقیقت طبی تفصیلات کے مطابق نہیں۔

خوشی

مجھے یہ مضمون پڑھ کر خوشی ہوئی۔ کہ مسلمانوں میں بھی علمی تحقیق کا ذوق پیدا ہو رہا ہے۔ اور وہ اس حالتِ جمود سے باہر نکلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو "یہ کیا ہے" کہنے سے باز رکھ رہی تھی۔ اور اسی خوشی میں اس مضمون کے متعلق میں بھی بعض باتیں کہنی چاہتا ہوں۔

بعض باتیں

بنی اسرائیل جب مصر سے نکل کر کنعان کی طرف آئے۔ تو جس علاقہ میں سے انہیں گزرنا پڑا۔ وہ بہت غیر آباد تھا۔ اور دور دراز فاصلہ پر بعض شہر آباد تھے۔ اب تک یہ علاقہ ایسا ہی ہے۔ اور اب بھی اس علاقہ سے گزرنا آسان نہیں۔ فلسطین پر انگریزی قبضہ کی وجہ سے اب اس علاقہ میں ریل جاری ہو گئی ہے۔ اور سفر میں سہولتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ لیکن اس غیر آبادی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ کیونکہ یہ علاقہ آبادی کے قابل زمینوں سے خالی ہے۔ اور بے آب و گیاہ میدانوں پر مشتمل ہے۔ ترکوں نے جنگِ عظیم میں بہت کوشش کی۔ کسی طرح مصر میں داخل ہو کر انگلستان اور ہندوستان کے تعلقات قطع کر دیں۔ لیکن پانی کی دقت اور سامان خورد و نوش کی کمی کے سبب عقلوں کو حیرت میں ڈال دینے والی قربانی کے باوجود اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ انگریزوں نے بھی شروع میں بہت زور مارا۔ لیکن خشک اور چٹیل میدانوں کی وجہ سے وہ بھی سویز کے راستہ سے فلسطین میں داخل نہ ہو سکے آخر جنرل ایلنبی نے نیل سے پانی لے کر سویز کے اوپر سے نلوں کے ذریعہ سے پانی گزارا۔ اور اس علاقہ کو جو بڑے شہروں کے لئے ناقابل تھا۔ قابل سکونت بنا دیا۔ صلیبی جنگوں کے وقت جب فلسطین اور شام کے محاذ پر یورپ کی تمام اقوام کے منتخب بہادر اس نیت سے ڈیرے ڈالے پڑے تھے۔ کہ اسلام کے بڑھنے والے سیلاب کو روک دیں۔ اس وقت بھی دشت سینا مسلمانوں اور مسیحیوں سے رستہ دینے کا ٹیکس لیتا رہا تھا۔ نویں صدی کے آخر اور دسویں صدی کے ابتدائی حصہ میں نامعلوم کتنے اسلامی اور مسیحی لشکر پانی نہ ملنے اور کھانے کی کمی کے سبب اس دشت میں تباہ ہو گئے تھے۔

پانی کی کمی کے سبب گزرنے والے قافلوں کو لازماً ان چشموں یا تالابوں کے پاس سے گزرنا پڑتا تھا۔ جو کہیں کہیں اس دشت میں پائے جاتے تھے۔ اور اس وجہ سے جو فریق بھی غالب ہوتا تھا۔ اسے دوسرے فریق کے آدمیوں کو مارنے کا ایک آسان بہانہ مل جاتا تھا۔ کیونکہ تھوڑے آدمی ان چشموں یا تالابوں پر مقرر کر دینے سے اس بات کی کافی ضمانت ہو جاتی تھی۔ کہ حریف کے آدمی نقصان اٹھائے بغیر مصر سے فلسطین کی طرف نہیں جا سکتے۔ چنانچہ اسامہ بن منقذ اپنی کتاب الاعتبار میں لکھتے ہیں کہ الجعفر نامی چشمہ جو مصر اور فلسطین کے درمیان تھا۔ کبھی کسی وقت فرنگیوں سے خالی نہیں ہوتا تھا۔ ہمیشہ اس جگہ سے لوگوں کو بچ کر جانا پڑتا تھا۔ ایک دفعہ انہیں سیف الدین ابن سالار وزیر مصر نے شاہ نور دین کے پاس بھیجا۔ کہ وہ طبریہ پر حملہ کریں۔ تو ہم مصر سے غزہ پر حملہ کر کے فرنگیوں کو وہاں قلعے بنانے سے روک دیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم الجعفر چشمہ پر پہونچے۔ تو اتفاقاً فرنگی اس وقت موجود نہ تھے۔ لیکن طے قبیلہ میں سے بنو ابی خاندان کے کچھ لوگ وہاں تھے۔ جن کے جسم پر چمڑے کے سوا گوشت کا نام و نشان نہ تھا۔ آنکھیں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ اور بالکل بدحال ہو رہے تھے۔ وہ کہتے ہیں میں نے ان سے پوچھا۔ تم لوگ یہاں کس طرح گزارہ کرتے ہو۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ مُردار کی ہڈیاں ابال کر اس پر گزارہ کرتے ہیں۔ اور کوئی چیز کھانے کی یہاں نہیں ہے۔ ان کے کتے بھی اسی پر گزارہ کرتے تھے۔ اور گھوڑے چشمہ کے ارد گرد کی گھاس پر گزارہ کرتے تھے۔ اسامہ لکھتے ہیں کہ میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ تم لوگ یہاں اس حالت میں کیوں پڑے ہو۔ دمشق کی طرف کیوں نہیں چلے گئے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ اس خیال سے کہ وہاں کی وباؤں سے ہمیں نقصان نہ پہنچے۔ اسامہ حیرت کا اظہار کرتے ہیں کہ کیسے بیوقوف لوگ تھے۔ انکی اس وقت کی حالت سے بڑھ کر وبا کیا نقصان پہنچا سکتی تھی۔

بنی اسرائیل اور دشت سینا

میری غرض اس واقعہ کے ذکر سے یہ ہے کہ دشت سینا ایک ایسا خطرناک علاقہ ہے کہ بڑی جماعتوں کے لئے بھی بغیر خاص انتظام کے اس میں سے گزرنا مشکل ہے۔ اور وہیں قیام کرنا تو اور بھی مصیبت ہے۔ پھر بنی اسرائیل میں جن کے بیس سال سے زائد کے جوانوں میں سے جنگی خدمت کے قابل مردوں کی تعداد چھ لاکھ سے زیادہ بتائی گئی ہے۔ اور جو بے سروسامانی کی حالت میں مصر سے بھاگے تھے۔ اس علاقہ میں سے کس طرح گزرے۔ اور کس طرح اڑتیس سال تک اس علاقہ میں انہوں نے بسر کیا۔ یہ ایک ایسا سوال ہے۔ جو صدیوں سے دنیا کو حیرت میں ڈال رہا ہے۔ بائبل نے اس کا جواب من کے نزول اور حورب کی چٹان میں بارہ چشموں کے پھوٹنے کے معجزہ سے دیا ہے۔ وہ بتاتی ہے۔ کہ اس مظلوم قوم کی خدا تعالےٰ نے مدد کی۔ اور اپنے فضل سے اس نے ان کے لئے کھانے اور پینے کا سامان مہیا کیا۔ میں اس وقت پانی کی تحقیق کو چھوڑتا ہوں۔ اور من کی تحقیق کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ کہ اس کی حقیقت زیر بحث ہے۔

من کیا چیز تھی

بائبل کا بیان پڑھنے سے بعد طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ (١) من کیا چیز تھی (٢) کیا اس کا وجود معجزانہ تھا۔ (٣) کیا بنی اسرائیل اسے کھا کر ایک طویل مدت تک زندگی بسر کر سکتے تھے۔ پہلے سوال کا جواب دیتے وقت خود بخود یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس غذا کو من کا نام بنی اسرائیل نے دیا تھا۔ یا پہلے سے اس کا یہ نام تھا۔ اگر بنی اسرائیل نے اسے اسی نام سے پکارا تو کیوں؟ کیا اس غذا کی اندرونی خاصیت کی وجہ سے یا کسی اور دوسری وجہ سے۔ خروج باب ١٦ آیت ١٥ میں من کا سب سے پہلے ذکر آیا ہے اس میں لکھا ہے۔ کہ جب بنی اسرائیل ایلیم روانہ ہوئے تو راستہ میں خوراک نہ ملنے کے سبب انہوں نے شور مچایا۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے ان سے گوشت اور روٹی کا وعدہ کیا۔ شام کو بے شمار بٹیر جنگل میں آ گئے جنہیں پکڑ کر انہوں نے گوشت کھایا اور صبح کے وقت ایک چیز زمین پر پڑی ملی جو چھوٹی چھوٹی سفید رنگ کی تھی [illegible] بنی اسرائیل نے آپس میں کہا [illegible]

کیونکہ انہوں نے نہ جانا کہ وہ کیا ہے۔ پس موسیٰ نے ان سے کہا۔ یہ روٹی ہے۔ جو خدا نے کھانے کو تم کو دی ہے۔"

(خروج باب ۱۶ آیت ۱۵)

اس آیت کی بنا پر بعض لوگوں نے یہ خیال کیا ہے۔ کہ من کا لفظ اس جگہ بطور استفہام استعمال ہوا ہے۔ اور اس کے معنے یہ تھے۔ کہ یہ کیا چیز ہے۔ بعد میں یہی لفظ نام کے طور پر بنی اسرائیل میں استعمال ہونے لگا۔ چنانچہ اسی باب کی آیت ۳۱ میں لکھا ہے۔" اور اسرائیل کے گھرانے نے اس کا نام من رکھا۔"

محققین کی آراء

بعض محققین جارج ایبرز کی اتباع میں اس تشریح کو غلط سمجھتے ہیں اور ان کا خیال ہے۔ کہ لفظوں کی مشابہت سے مغالطہ ہو گیا ہے۔ اصل میں یہ لفظ "منو" ہے۔ اور قبطی زبان کا لفظ ہے۔ اور اس کے معنے قبطی زبان میں کھانے کے ہیں۔ اس لئے بنی اسرائیل نے من سوال اور استفہام کے طور پر اس کا نام نہیں رکھا بلکہ چونکہ خدا تعالےٰ نے کہا کہ یہ موعودہ روٹی ہے۔ انہوں نے اس کا نام "منا" یعنی [خوراک] رکھ دیا۔ کیونکہ اس کا کوئی اور نام انہیں معلوم نہ تھا۔ ان کا یہ خیال ہے۔ کہ من استفہامیہ کا استعمال ارمیک زبان میں نہیں اور یہ قابل تعجب امر ہے۔ کہ اس معنی میں جس میں ارمیک زبان کا کوئی اور لفظ استعمال نہیں ہوا۔ یہ لفظ مستعمل ہو جاتا۔ مگر مسٹر فیلڈ نے اس حیرت کو بائیبل کے ایک قدیم یونانی نسخہ سے دور کرنے کی کوشش کی۔ نیز اس نسخہ میں خروج باب ۱۶ آیت ۱۵ کے الفاظ "من ہے" کی بجائے "کیا یہ من ہے"۔ ہیں۔ اور اگر یہ فرق صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ تو "من" خوراک کے معنے میں درست ثابت ہوتا ہے۔ اور استفہام کے الفاظ کا علیحدہ موجود ہونا واضح کر دیتا ہے۔ کہ "من" یہ لفظ اس جگہ استفہام کے طور پر استعمال نہیں ہوا تھا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عبرانی کا لفظ جو اس جگہ استعمال ہوا ہے۔ اس کے معنے استفہام کے بھی ہوتے ہیں لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ یہ لفظ بنی اسرائیل کی جلاوطنی اور اس کے بعد کے زمانہ میں ان معنوں میں صرف عزرا اور دانیال کی کتب میں استعمال ہوا ہے۔ جلاوطنی سے پہلے کے زمانہ میں اس کا استعمال ان معنوں میں نظر نہیں آتا۔ اور اس وجہ سے بعض اہل نظر نے اسے ارمیک قرار دیا۔

تورات میں من کے لفظ کا استعمال

ہم جب اس لفظ کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے تورات کے دوسرے مقامات کا مطالعہ کرتے ہیں کہ بے جان چیزوں کے متعلق سوال کرنے کا کیا طریق ہے۔ تو وہاں ہمیں ایک ایسی بات مل جاتی ہے۔ جو اس سوال کو ہمارے لئے قطعی طور پر حل کر دیتی ہے۔ اور وہ یہ کہ تورات میں جہاں بے جان چیزوں کے متعلق سوال کیا گیا ہے۔ وہاں "منہ" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ نہ کہ "مونؔ" کا۔ اور جہاں جاندار چیزوں کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ وہاں "زی" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ چنانچہ خروج باب ۴ آیت ۲ میں ہے۔

"پھر خدا نے موسیٰ سے کہا کہ یہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے۔ پھر وہ بولا عصا" اس جگہ عبرانی میں لفظ "مَ زِہ" ہے۔ یعنی یہ کیا ہے۔ یہ الفاظ عربی کے الفاظ "ماذا" سے ملتے ہیں "مَ زِہ" کا یہ استعمال غیر معمولی ہے۔ ورنہ احبار ۲۵ - ۲۰ شمار باب ۱۳ - ۱۹ - ۱ سموئیل باب ۳ - ۱۷ - زبور باب ۱۲۰ - ۳ - امثال باب ۳۰ - ۴ - اور دیگر مقامات میں کیا کے لئے لفظ "منہ" استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں جاندار کے متعلق سوال کے موقع پر "کون" کے لئے پیدائش باب ۲۴ - ۱۸ ایضاً باب ۳۳ - ۵ - خروج باب ۱۵ - ۱۱ - ۱ سموئیل باب ۲۵ - ۱۰ - زبور باب ۴ - ۶ وغیرہ میں عبرانی کا لفظ "زمی" استعمال ہوا ہے۔ اس فرق کو دیکھ کر صاف طور پر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ خروج باب ۱۶ میں جو "من" کا استعمال ہوا ہے وہ کیا کے معنوں میں نہیں۔ کیونکہ پرانی عبرانی زبان میں کیا کے لئے "من" نہیں بلکہ "منہ" کا لفظ استعمال کرتے تھے۔

من کا استعمال جانداروں کے لئے

اس طرح ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جلاوطنی اور اس کے بعد کے زمانہ میں جب "من" کا لفظ سوال کے لئے استعمال ہونے لگا۔ تو اس سے بے جان نہیں بلکہ جاندار کے متعلق سوال کیا جاتا تھا۔ چنانچہ عزرا باب ۵ - ۳ - ۹ اور دانیال باب ۲ - ۱۵ میں "من" کا لفظ سوال کے لئے استعمال ہوا ہے۔ لیکن وہاں سوال جانداروں کے متعلق ہے۔ پس معلوم ہوا کہ اوّل تو تورات کے نزول کے وقت "من" کا لفظ سوال کے لئے استعمال نہیں ہوتا تھا۔ دوم بنی اسرائیل کی جلاوطنی کے زمانہ سے جب یہ لفظ سوال کے لئے استعمال ہونے لگا ہے۔ اس وقت بھی یہ لفظ قاعدہ کے طور پر جاندار چیزوں کے متعلق سوال کرنے کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ نہ یہ کہ بے جان چیزوں کے متعلق اور استثنا کے طور پر اگر کہیں اس کے خلاف استعمال ہوا ہے۔ تو اسے بطور سند پیش نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا خروج باب ۱۶ - ۱۵ میں "من ہے" کے معنے "کیا ہے" کے کرنا اور اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ "من" کو "من" اس لئے کہا گیا تھا کہ بنی اسرائیل نے اسے پہچاننے کی وجہ سے "من" کے لفظ سے اس کے متعلق سوال کیا تھا۔ درست نہیں۔

یورپین مصنفین کی غلط فہمی کی وجہ

اور یہ غلط فہمی یورپی مصنفوں کو اس لئے ہوتی ہے۔ کہ وہ عبرانی جیسی مردہ زبان کی تحقیق کرتے وقت اس امر کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ کہ عبرانی کی ماں عربی زبان زندہ موجود ہے۔ عبرانی الفاظ کی حقیقت کے سمجھنے میں جب مشکلات ہوں۔ تو وہ عربی زبان سے مدد لے لیا کریں۔ اس موقعہ پر اگر وہ عربی سے مدد لیتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ عربی زبان میں "ما" غیر ذی روح کے لئے اور "من" ذی روح کے استعمال ہوتا ہے۔ اور پھر اس علم کی روشنی میں بائیبل کے الفاظ کو دیکھتے تو ان پر واضح ہو جاتا کہ یہی قاعدہ بائیبل کی عبرانی میں بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔ اور اس طرح اس لغزش سے بچ جاتے۔ مگر اتنی تعریف ان کی ضرور کرنی پڑتی ہے کہ انہوں نے یہ فرق ضرور محسوس کیا ہے۔ کہ من کا لفظ سوال کے معنوں میں جلاوطن کے زمانہ اور اس کے بعد استعمال ہوا ہے۔ [دیکھو انسائیکلو پیڈیا ببلیکا جلد ۳ زیر لفظ منا] ...... پہلے نہیں اور اس کی بناء پر بعض نے من کے معنے استفہام کے سوا کچھ اور لینے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں۔ جارج البرز نے اس لفظ کو قبطی لفظ منو سے ماخوذ قرار دیا۔ جس کے معنے خوراک کے ہیں۔ اسی طرح جینیس (JESENIUS) نے اپنی لغت میں من کی وجہ تسمیہ عربی لفظ من سے بیان کی ہے۔ جس کے معنے فضل اور احسان کے ہیں۔ اس مصنف کے خیال کے مطابق اس چیز کا نام من اس لئے رکھا گیا تھا۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حاصل ہوئی تھی۔ اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ وجہ زیادہ قرین قیاس ہے۔

احرار کا انجام دیکھ کر

گرچہ گزرے ہیں ہزاروں کامیابِ زندگی
سینکڑوں تجھ سے بھی دیکھے ہیں خرابِ زندگی

تیری مستی گردشِ افلاک کا رکھتی ہے رنگ
تیری شورش۔ شورِ محشر۔ اضطرابِ زندگی

ہر نفس عمرِ گزشتہ کا ہے پیغامِ فنا
تا کجے بدمستی و رنگِ شرابِ زندگی

بسکہ عُمر کا شانۂ ملت کے لٹ جانے کا تھا
شکر للہ بچ رہی مٹنے سے آبِ زندگی

وائے قسمت ٹھوکریں اک اک قدم پر بے شمار
کس قدر ارزاں ہوا تیرا شبابِ زندگی

ایک عالم تھا کبھی گم جن صداؤں میں تری
اب اٹھا سکتا نہ تھا کیا وہ ربابِ زندگی

سابقہ منصوبہ بندی پر پشیماں تو ہے خود
تھا سرابِ زندگی تیرا نصابِ زندگی

پُر فضا آغاز سے بے ربطیٔ انجام دیکھ
ہو کہاں تک تشنۂ تعبیر خوابِ زندگی

دن گئے جب طوطیٔ احرار تھا رشکِ چمن
آج مونس کو سپاسِ رحلت ہے جوابِ زندگی

عبدالقادر مونس
دہلوی از قادیان

دیدہ دانستہ دھوکا دہی

دو صد ۲۰۰ روپیہ نقد انعام کی حقیقت

واہ رے جوش جہالت خوب دکھلائے ہیں رنگ
بحث کرنا تم سے کیا حاصل اگر تم میں نہیں

جھوٹ کی تائید میں حملے کریں دیوانہ وار
روح انصاف و خدا ترسی جو ہے دین کا مدار
(مسیح موعودؑ)

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہود نامسعود تحریف کرنے میں حد سے بڑھے ہوئے تھے۔ اور کلام الٰہی میں بھی تغیر و تبدل کرنے سے نہ جھجکتے تھے۔ لازم تھا کہ جب مثیل مسیح دنیا میں آئے۔ تو مثیل یہود بھی پیدا ہو جائیں۔ جو سابقہ یہود کے نقش قدم پر چل کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کریں۔ چنانچہ ایسا گروہ پیدا ہو گیا۔ یہ ہم ہی نہیں کہتے۔ خود ان لوگوں کو بھی اس کا اقرار ہے۔ چنانچہ اخبار اہل حدیث ۲۵ ستمبر ۱۹۳۱ء میں لکھا گیا۔ کہ

"واقعہ یہ ہے۔ کہ آج ہم مدعی اہلحدیث بھی حذو النعل بالنعل بنی اسرائیل کی طرح ہر معاملہ میں مصلحت و دور اندیشی۔ ضرورت وقتی و پالیسی۔ زر پرستی کاسہ لیسی، خوشامد و چاپلوسی وغیرہا کو معبود برحق سمجھ کر اسی کی پوجا کرنے لگے۔"

آئے دن اس کا عملی ثبوت ملتا رہتا ہے۔ تازہ واقعہ ملاحظہ ہو۔ حال ہی میں گنج مغلپورہ لاہور کے اہل حدیثوں نے ٹریکٹ "تحقیق" نامی شائع کیا ہے۔ جس کے صفحہ ۸ پر تمام قادیانیوں کو دو صد روپیہ نقد انعام کا ایک چیلنج" کی سرخی دے کر لکھا ہے۔

"مرزا صاحب آنجہانی نے اپنی کتاب ازالہ اوہام ص۳۴ کے حاشیہ پر تحریر فرمایا ہے کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن مجید میں درج کیا گیا یعنی کہ مکہ۔ مدینہ۔ قادیان۔ اگر کوئی مرزائی قادیان کا لفظ قرآن مجید میں دکھا دیوے تو اس کو مبلغ دو صد روپیہ نقد انعام دیا جائے گا۔"

ہم انصاف کے نام پر اہل حدیث بھائیوں سے درخواست کرتے ہیں۔ وہ خدارا بتائیں۔ کیا اسی کا نام دیانتداری اور انصاف پسندی ہے۔ کیا آپ ہی کی طرح کل کوئی آریہ یا عیسائی اٹھ کھڑا ہو۔ اور سورۂ یوسف کی اس آیت کریمہ کے پیش نظر کہ انی رایت احد عشر کوکباً والشمس والقمر رایتھم لی سٰجدین تمام مسلمانوں کو چیلنج دے کر بتاؤ کب گیارہ ستاروں۔ سورج اور چاند نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کیا؟ یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث بینا انا نائمٌ... فوضع فی یدی سوارین من ذھب" (مسلم جلد ۲ کتاب الرؤیا ص۲۰۳ مصری چھاپہ) میں سے "بینا انا نائمٌ" کے الفاظ حذف کر کے اعتراض کرے۔ کہ دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے کنگن پہنے۔ حالانکہ آپ نے مردوں کے لئے سونا پہننا حرام قرار دیا ہے۔ تو وہ آپ کے نزدیک اعتراض کرنے میں حق بجانب ہوگا؟ نہیں ہرگز نہیں۔ جب یہ صورت ہے۔ تو آپ لوگ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں کہ آپ لوگوں کا مذکورہ بالا چیلنج کیونکر دیانتداری پر مبنی ہے۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر یہ ہے۔ کہ

"کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلناہ قریبًا من القادیان تو میں نے سنکر تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقعہ پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے کہا۔ کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے کہ۔ مدینہ۔ قادیان۔ یہ کشف تھا۔ جو کئی سال ہوئے مجھے دکھلایا گیا تھا۔"
(ازالہ اوہام ص۳۴ حاشیہ)

اس اقتباس سے ہر غیر متعصب اور منصف مزاج انسان سمجھ سکتا ہے کہ حضور علیہ السلام اپنے ایک کشف کا ذکر فرما رہے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ کشف تعبیر طلب ہوتا ہے۔ جس سے اہلحدیث بھائیوں کو بھی انکار نہیں۔ ایسی حالت میں حقیقت کو چھپا کر اور جھوٹ پر بنیاد رکھتے ہوئے کسی حق کے دشمن کا دو صد روپیہ نقد انعام کا چیلنج دینا حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔

اہلحدیث بھائیو! احمدیت تو خدا کا قائم کردہ سلسلہ ہے۔ انسانی منصوبوں یا کوششوں کا نتیجہ نہیں۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ باطل کی حمایت کرنے والے میدان مقابلہ میں اس کی تاب لا سکیں۔ آپ لوگ یاد رکھیں۔ کہ اس قسم کی دھوکہ دہی سے صداقت چھپ نہیں سکتی۔ تمہارا یہ تیر بھی حق کے مقابل کارگر نہ ہوگا گوش ہوش سنو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"جو مکفر اور مکذب ہو مجھے یقین دلایا گیا ہے۔ کہ اگر آپ لوگ مل جل کر یا ایک ایک آپ میں سے ان آسمانی نشانوں میں میرا مقابلہ کرنا چاہیں۔ جو اولیاء الرحمٰن کے لازم حال ہوا کرتے ہیں تو خدا تعالےٰ تمہیں شرمندہ کرے گا۔ اور تمہارے پردوں کو پھاڑ دے گا۔ اور اس وقت تم دیکھو گے کہ وہ میرے ساتھ ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے؟ کہ اس آزمائش کے لئے میدان میں آئے اور عام اعلان اخباروں کے ذریعہ دے کر ان تعلقات قبولیت میں جو میرا رب میرے ساتھ رکھتا ہے۔ اپنے تعلقات کا موازنہ کرے۔ یاد رکھو کہ خدا صادقوں کا مددگار ہے۔ وہ اسی کی مدد کرے گا۔ جس کو وہ چاہتا ہے۔ چالاکیوں سے باز آ جاؤ۔ کہ وہ دن نزدیک ہے۔ کیا تم اس سے لڑو گے؟ کیا کوئی متکبر اپنے چھلنے سے اونچا ہو سکتا ہے۔ کیا صرف زبان کی تیزیوں سے سچائی کو کاٹ دو گے۔ اس ذات سے ڈرو۔ جس کا غضب سب غضبوں سے بڑھ کر ہے۔"
(ازالہ اوہام جلد اول ٹائیٹل پیج)

فاعتبروا یا اولی الابصار

خاکسار:۔ خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی
واقف زندگی

جلسے منعقد کرنے کے متعلق ضروری اعلان

جماعتیں از خود کوئی جلسہ یا تاریخیں مقرر نہ کیا کریں۔ مبلغین کے حلقے مقرر کر دیئے گئے ہیں (دیکھو اخبار الفضل ۲۱۲ جلد ۲۲ مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۳۵ء ص۹) آئندہ اس حلقہ کا مبلغ یا اس کے قریب کا مبلغ ایسے جلسہ میں شامل ہوا کرے گا اس لئے نظارت ہذا سے پہلے منظوری لے کر جلسہ کیا جایا کرے۔ ورنہ نظارت کسی انتظام کی ذمہ وار نہ ہوگی۔ تمام مبلغین اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں میں اس کا اعلان کرا دیں:۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تقرر قائمقام امیر پراونشل انجمن احمدیہ بنگال

چونکہ مولوی مبارک علی صاحب امیر پراونشل انجمن احمدیہ بنگال دو ماہ کی رخصت پر قادیان آ رہے ہیں۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ان کی رخصت کے عرصہ کے لئے مولوی خلیل الرحمٰن صاحب خادم کو قائمقام امیر مقرر فرمایا ہے۔ (ناظر اعلےٰ قادیان)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو۔

خرید و فروخت کے متعلق اسلامی تعلیم

ہماری جماعت کے احباب بہ نسبت دوسرے لوگوں کے مسائل شرعیہ سے زیادہ واقف اور زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے سامنے مسائل شرعیہ مختلف شکلوں میں بار بار پیش ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن دنیاوی معاملات اور ان سے متعلق شرعی احکام کی جماعت کے دوستوں کو کچھ زیادہ واقفیت نہیں ہے۔ حالانکہ انسان کو جہاں حقوق اللہ کی واقفیت اور ان کی بطریق احسن ادائیگی کی ضرورت ہے۔ وہاں حقوق العباد اور تمدنی معاملات میں بھی اپنے آپ کو بلند سطح پر کھڑا کرنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ احباب جماعت کے سامنے یہ مسائل بھی بار بار اور مختلف شکلوں میں آتے رہیں۔ معاملات میں تجارت اور بیع و شراء کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ اور اس کے متعلق کتب فقہ میں بہت مبسوط بحثیں آئی ہیں۔ اس وقت میں بیع و شراء کے متعلق چند اصولی باتیں احباب کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

بیع و شراء کی مشروعیت

بیع و شراء معاملات میں سے ایک ایسا امر ہے جس کی عقلاً بھی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور قرآن کریم اور حدیث نبویہ سے بھی اس کی مشروعیت ثابت ہے۔

حیات انسانی کی بقا کے لئے انسان کو بہت سی اشیاء کی احتیاج ہے۔ کھانے کے لئے غذا۔ گرمی سردی سے بچنے کے لئے مکان و لباس کی وغیرہ۔ اگر ہر انسان اپنی کل ضروریات زندگی از خود پیدا کرتا تو اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ زمین کو جوتنے کے لئے پہلے خود ہی اوزار بناتا۔ پھر ہل جوتتا۔ پھر بیج ڈالتا۔ اس کی نگرانی و حفاظت کرتا۔ فصل پکنے پر اس کو کاٹ کر صاف کرتا۔ اس کے بعد آٹا پیستا اور روٹی پکاتا وغیرہ۔ اسی طرح کپڑا پہننے کے لئے روئی بیجتا۔ سوت کاتتا۔ پھر کپڑا بنتا اور اسے ضرورت کے مطابق سی کر لباس بناتا۔ مگر یہ سب کام ایک آدمی کی طاقت سے باہر تھے۔ اس لئے ضروری تھا کہ سہولت کے لئے ایک کام ایک گروہ اختیار کرتا۔ تو دوسرا کام دوسرا گروہ۔ اس کے بعد اگر وہ اپنی حاجات کو پورا کرنے کے لئے ایک دوسرے کی مصنوعات خرید کر حاصل نہ کرتا تو یا تو سوال کرتا یا غصب کرتا۔ یا صبر کرتا یہاں تک کہ بھوکا ننگا مر جاتا۔ غرض ان مفاسد کو دور کرنے کے لئے عقل اس بات کو ضروری قرار دیتی ہے کہ دنیا میں خرید و فروخت کا طریق رائج ہو۔ جس سے ہر انسان کی ضرورت پوری ہو۔ اس کے علاوہ انسان فطرۃً مدنی الطبع بنایا گیا ہے اور اس کی طبیعت میں ایک دوسرے کی طرف افتقار کا مادہ رکھا گیا ہے۔ جس کا لازمی ان ضروریات کو پورا کرنے کے لئے صحیح رنگ میں بیع و شراء کے ذریعہ سے ہی ہو سکتا تھا۔ لہٰذا عقل اس عقد کو جائز اور ضروری قرار دیتی ہے۔

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے احل اللہ البیع کی نص صریح وارد کر کے اس کے جواز کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل اس کے بعد تعامل صحابہ رضؓ اور اجماع امت سب اس کے موید ہیں۔

بیع کی اقسام

بیع و شراء میں مبادلہ ہوتا ہے اور اس مبادلہ کی کئی صورتیں ہیں۔ (۱) اگر بیع عروض میں ہو یعنی روپیہ پیسہ نہ ہو بلکہ ضروریات زندگی کی دوسری اشیاء ہوں اور ثمن درہم و دینار یا روپیہ پیسہ ہو تو اس کو بیع مطلق کہتے ہیں۔ جیسے ہم روز مرہ کی بیع کرتے ہیں کہ پیسہ دیا اور چیز خریدی۔

(۲) اگر بیع و ثمن دونوں عروض ہوں۔ تو اسے بیع مقایضہ کہتے ہیں۔ مثلاً کپڑے کے بدلہ میں برتن خرید لیا (۳) اگر بیع و ثمن دونوں طرف سکے ہوں۔ تو اسے بیع صرف کہتے ہیں جیسے چاندی دے کر سونا لے لیا یا بالعکس۔ بیع صرف اور بیع مقایضہ میں ادھار کرنا جائز نہیں۔ لیکن بیع مطلق میں نقد و ادھار دونوں جائز ہیں (۴) اگر ثمن نقد ہو اور بیع ادھار ہو تو اسے سلم کہتے ہیں۔ جیسے آج کسی کو دس روپے دے اس شرط پر کہ جب فصل پک جائے تو مجھے اس کے عوض میں ایک من گندم دے دینا (۵) اگر ثمن ادھار ہو اور بیع بالفعل ہو تو اسے بیع نسیئہ کہتے ہیں۔ ان سب کے احکام اور شرائط الگ الگ ہیں۔

بیع کے تحقق کی شرائط

بیع کے تحقق کے لئے مندرجہ ذیل امور کا ہونا ضروری ہے۔ (۱) بائع (بیچنے والا) اور مشتری (خریدنے والا) کی رضاء کا ہونا ضروری ہے۔ یعنی ان دونوں سے کوئی ایسا قول یا فعل صادر ہونا ضروری ہے۔ جس سے معلوم ہو کہ دونوں اس سودے پر راضی ہیں۔ مثلاً بائع کہے کہ میں نے یہ چیز دس روپے میں بیچی اور مشتری کہے کہ میں نے یہ چیز دس روپے میں خریدی۔ اس کا نام ایجاب و قبول ہے۔ یا زبان سے تو کچھ نہ کہیں لیکن بائع مشتری کے سپرد بیع کر دے اور مشتری بائع کے سپرد ثمن کر دے۔ اس تبادلہ سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دونو اس بیع پر راضی ہیں۔ اس کا نام بیع تعاطی ہے لیکن اگر مشتری بائع سے کہے کہ میں نے یہ چیز دس روپے میں خریدی اور بائع اس پر راضی نہ ہو اور مشتری زبردستی وہ چیز اٹھا لائے اور دس روپے اس کے آگے پھینک آئے تو یہ بیع نہیں کہلائیگی بلکہ غصب ہو گا (اس قسم کے اکثر واقعات ہوتے رہتے ہیں اس سے بچنا چاہیئے) (۲) بائع یا مشتری ایجاب و قبول کی اہلیت رکھتا ہو۔ مثلاً بچہ نہ ہو یا مجنون نہ ہو جن کو اچھے برے کی تمیز کرنے کی اہلیت ہی نہیں۔ یا حالت غیر شعوری میں نہ ہو مثلاً حالت نوم یا اونگھ میں نہ ہو یعنی اگر کوئی شخص غیر عاقل بچہ سے کوئی چیز خرید لے اور بعد میں اس بچہ کے ولی نے کہا کہ بیع مجھے واپس کر دو کیونکہ بچے کو معلوم نہ تھا کہ یہ چیز کس قیمت کی تھی اور اس نے اونے پونے بیچ دی ہے۔ تو مشتری کو بیع واپس کرنی ہو گی۔ کیونکہ یہ بیع ہی درست نہیں ہے اس طرح اگر بچے نے جو سمجھ نہیں رکھتا کسی سے کوئی چیز گران قیمت پر لے لی اور ولی اس بچے کا واپس کرنا چاہے تو بائع کو واپس کر لینا چاہیئے کیونکہ بچہ کو سمجھ نہ تھی۔ کہ مجھے یہ چیز کس قیمت پر خریدنی چاہیئے اس قسم کے جھگڑے عموماً دیکھنے میں آتے رہتے ہیں۔ اس لئے اس کے متعلق یہ اصل یاد رکھنا چاہیئے یہی صورت نائم اور مجنون کی ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص حالت اونگھ میں تھا اس سے کسی نے بیع کر لی تو وہ مقبول نہ ہو گی کیونکہ وہ قبول حالت غیر شعوری میں کر رہا تھا۔ ہاں اگر ہوش میں آنے کے بعد وہ اس بیع کو نافذ کر دے تو جائز ہو جائیگی (۳) ایجاب و قبول ایسی چیز میں ہونا چاہیئے جس میں عرفاً یا شرعاً مالیت پائی جاتی ہو مثلاً شراب و خنزیر میں شرعی طور پر مالیت متصور نہیں ہوتی۔ اس طرح مردار میں مالیت متصور نہیں ہے اس لئے ان کی بیع جائز نہیں

ایجاب و قبول ایک مجلس میں

بیع امور واقعیہ سے ہے۔ جس کے تحقق کے لئے دو اجزاء ایجاب و قبول ہیں اور شیٔ واحد کے اجزاء کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ آن واحد میں موجود ہوں لیکن انکا اجتماع ایک آن میں ناممکن تھا۔ مثلاً جس آن میں بائع ایجاب کرتا ہے اسی آن میں مشتری قبول نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے بعد کرتا ہے۔ تو ظاہراً ان دونوں کا صدور ساعۃ واحدۃ میں انسانی طاقت سے باہر ہے اس لئے فقہاء نے ایک مدت خاص کو اعتباری لحاظ سے ساعۃ واحدۃ قرار دیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے یہ قید لگائی ہے کہ جو مجلس ایجاب ہے اگر اس مجلس کے اندر قبول بھی ہو تو اعتبار ساعۃ واحدۃ کا کیا جاوے گا اور بیع جائز ہو جاویگی اور اگر اس مجلس کے بعد قبول کرے گا تو بیع جائز نہ ہو گی۔

ایک دشواری اور اس کا حل

لیکن اس میں ایک دشواری تھی کہ اگر مجلس اتنی لمبی ہو جائے کہ مثلاً تین روز تک

برخاست ہی نہ ہو۔ تو کیا تین روز تک ساعۃ واحدہ ہی قرار دی جائے گی۔ اور بائع و مشتری کو اس وقت تک فسخ وعقد کا اختیار ہوگا۔ اس میں تو ہر دو کے لئے سخت مشکل رہے گی۔ اس دقت کو رفع کرنے کے لئے فقہاء نے مجلس کی تعریف یہ کی ہے۔ کہ اس میں ایک ہی قسم کا کام ہوتا ہو۔ جب کام کی نوعیت بدل جائے گی۔ تو وہ مجلس بدل جائے گی۔ مثلاً سودا کرتے وقت وہ کھڑے ہیں۔ اور کوئی فیصلہ طے پانے کے بعد ایک یا دونوں چل پڑے۔ تو مجلس بدل گئی۔ اور عقد متحقق ہو گیا۔ ورنہ جب تک وہ وہاں کھڑے ہیں۔ ہر دو کو اختیار رہے۔ کہ عقد کو فسخ کر دیں یا قائم رکھیں۔

حضرت نافع نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے۔ جو صحاح ستہ میں مذکور ہے۔ کہ البیعان کل واحد منہما بالخیار علیٰ صاحبہ مالم یتفرقا۔ کہ بائع و مشتری میں سے ہر شخص کو اپنے ساتھی کے ایجاب کو قبول کرنے یا رد کرنے کا اختیار ہے۔ جب تک وہ علیحدہ نہیں ہوتے۔ فان تفرقا بعد ان یتبایعا ولم یترک واحد منہما البیع فقد وجب البیع۔ یعنی اگر بیع کرنے کے بعد وہ ایک دوسرے سے اس حالت میں الگ ہوں۔ کہ کسی نے ان میں سے فسخ بیع نہیں کیا۔ تو وہ بیع واجب ہو جاتی ہے۔ حضرت ابن عمر کے متعلق حدیث شریف میں مذکور ہے فکان ابن عمر اذا بایع رجلا فاراد ان لا یقیلہ قام فمشی ھنیھۃ ثم رجع الیہ۔ کہ حضرت ابن عمر جب کوئی بیع کرتے اور یہ چاہتے کہ ان کا ساتھی بیع میں رجوع نہ کرے۔ تو اٹھ کر تھوڑی دور چلتے۔ پھر اس کے پاس واپس آجاتے تاکہ مجلس بدل جائے۔ اور بیع پختہ ہو جائے۔

خاکسار محمد احمد ثاقب واقف زندگی

وعدوں کے ساتھ ادا کرنیوالوں کی فہرست ۳۱ مارچ کو پیش ہوگی

تحریک جدید کے دفتر اول کے بارھویں سال کے وعدوں کی میعاد گذر چکی ہے۔ مگر دفتر دوم کے سال دوم کے وعدے کئے جا سکتے ہیں۔ ان میں کوئی روک نہیں۔ اس لئے کہ ایک کافی حصہ ایسے احباب کا ہے۔ جو تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت کا علم نہیں رکھتا کیونکہ ان تک صحیح رنگ میں تحریک جدید کو پہنچایا نہیں گیا۔ پھر بعض وہ بھی ہیں۔ جو اب برسرکار ہوئے ہیں۔ ایسے احباب کو بھی دفتر دوم میں شامل کرنا ضروری ہے۔ اس لئے دفتر دوم کے سال دوم کے وعدے کئے جا سکتے ہیں۔ دفتر دوم میں شامل ہونے کے لئے یہ قاعدہ ہے۔ کہ اگر کوئی شخص اپنی ایک ماہ کی آمد ایک سال تک کے لئے نہ دے سکے۔ تو ایک ماہ کی آمد میں کمی کر کے اس کا ۳/۴ حصہ دے لے۔ یا یہ بھی نہ دے سکے۔ تو کم سے کم اپنی آمد کا نصف دیدے۔

یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تحریک جدید کے جن مجاہدوں نے دفتر اول کے بارھویں سال اور دفتر دوم کے سال دوم کا چندہ وعدوں کے ساتھ ہی ادا کر دیا ہے۔ یا دفتر اول کے وعدوں کی میعاد ختم ہونے تک مرکز میں داخل کر دیا ہے۔ ان کی فہرست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے ۳۱ر مارچ کو پیش کی جانے والی ہے۔ کیونکہ یہ وہ احباب ہیں۔ جن کو دوسروں پر فوقیت حاصل ہے۔ کہ وہ میعاد وعدہ ختم ہونے تک ادا کر چکے ہیں۔ اور ان کا روپیہ اللہ تعالےٰ کے حضور ان کے لئے زیادہ ثواب کا موجب ہوگا۔ اور سارا سال ان کو ثواب ملتا رہے گا۔ پس وہ جو دفتر اول کے بارھویں سال اور دفتر دوم کے سال دوم کے وعدوں کی رقوم ۳۱ مارچ تک مرکز میں داخل کریں گے۔ ان کے نام بھی اسی فہرست کے ساتھ حضور کے دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ پس وہ جو وعدے کر چکے ہیں۔ وہ اپنے وعدے فوری پورے کرنے کی کوشش فرماویں۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

سیر روحانی

سیر روحانی غیر مجلد ایک روپیہ۔ مجلد ۱۲؍ قیمت ہے۔ احباب جلد آرڈر بھیجیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ یہ کتب ختم ہو جائے۔ اور سہ بارہ اشاعت کا انتظار کرنا ہو۔ (ناظم بکڈپو)

لٹریچر برائے یوم التبلیغ مورخہ ۷ر اپریل ۱۹۴۶ء

صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے مندرجہ ذیل لٹریچر مہیا کیا گیا ہے۔ چونکہ یوم التبلیغ نزدیک ہے۔ اس لئے یہ لٹریچر جلد منگوا لیا جائے۔

اردو لٹریچر:۔ (۱) پیغام صلح اردو ۳ر فی نسخہ (۲) اسلامی اصول کی فلاسفی مجلد ۶ر فی نسخہ (۳) تحفۃ النصاریٰ ۸ر فی نسخہ (۴) حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ اور تعلیم وحدانیت ۴ر فی نسخہ (۵) موجودہ زمانہ کا اوتار ۸ر فی نسخہ (۶) سوانح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مصنفہ آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب غیر مجلد ۱۵ر مجلد اعلیٰ ۸؍ انگریزی ۱۵ر (۷) ایک عیسائی کے تین سوالوں کے جوابات از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۶ر فی نسخہ (۸) کرشن اوتار ۔/۸/۲ روپے فی سینکڑہ (۹) حضرت مسیح موعود کے متعلق نبیوں کے نشانات پورے ہو گئے ۔/۸/۲ روپے فی سینکڑہ

انگریزی لٹریچر:۔ (۱) The teaching of Islam غیر مجلد ۔/۶/۲ فی نسخہ مجلد ۔/۱۲/۲ (۲) A Present to His Royal Highness The prince of Wales ۔/۴/۱ فی نسخہ

(۳) An out line of the Ahmadiyya community. ۔/۲/۔ فی نسخہ

(۴) How To Save The World

(۵) The unassailable Citadel

(۶) World Troubles and The way out

(۴ تا ۶) ۔/۔/۲ روپے فی سینکڑہ

ہندی لٹریچر:۔ (۱) پیغام صلح ہندی ۴ر فی نسخہ (۲) ست سندیش ۸ر فی نسخہ (۳) شانتی کا اپائے ۔/۸/۲ روپے فی نسخہ

گورمکھی لٹریچر:۔ (۱) پیغام صلح ۳ر فی نسخہ (۲) ساڈا رسول ۴ر فی نسخہ (۳) ست بچن ٹوٹی ۸ر فی نسخہ (۴) سکھ سینہا ۴ر فی نسخہ (۵) حضرت بابا نانک اور تعلیم وحدانیت ۴ر فی نسخہ (۶) اسلام اور سکھ گرنتھ ۱ر فی نسخہ (۷) امن عالم ۱ر فی نسخہ (۸) مرشی چولہ ۴ر فی نسخہ (۹) بابا نانک جی مہاراج دی پیشگوئی ۔/۸/۲ روپے فی سینکڑہ (۱۰) پرگٹ وٹالہ دا گورو ۔/۸/۲ روپے فی سینکڑہ

ملنے کا پتہ:۔ دفتر نشر و اشاعت قادیان۔

فوری ضرورت

(۱) نظارت امور عامہ میں ایک "معاون ناظر امور عامہ" کی جگہ خالی ہے جس کو پُر کرنے کے لئے ایک گریجویٹ کی ضرورت ہے۔ اس اسامی کا گریڈ ۱۰۰۔ ۶۔ ۱۳۰ ہے خواہشمند اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ بعد تصدیق و سفارش امیر یا پریذیڈنٹ جماعت۔ ناظر امور عامہ کو فوراً بھجوا دیں۔

(۲) نظارت امور عامہ کو ایک مولوی فاضل میٹرک پاس تجربہ کار کارکن کی ضرورت ہے۔ جس کو نظارت امور عامہ کے شعبہ رشتہ ناطہ میں بطور انچارج کام کرنا ہوگا۔ ایسے احباب جو اس کام کی اہلیت رکھتے ہوں۔ وہ اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواستیں ناظر امور عامہ کو فوراً بھجوا دیں۔ تنخواہ ۔/۴۵ روپے علاوہ جنگ الاؤنس ہوگی چالیس سال کے قریب عمر والے دوست کو ترجیح دی جائے گی۔ ناظر امور عامہ

ویدوں کے متعلق ہندو اور آریہ سماجی پنڈتوں کی آراء

(۱)

اس مضمون میں موجودہ ویدوں کے بارے میں ہندو پنڈتوں کی آراء پیش کی جاتی ہیں تاکہ ویدوں کی حقیقت طشت ازبام ہو جائے۔ اور کسی کو یہ کہنے کی جرأت نہ ہو۔ کہ وید الہامی کتابیں ہیں۔

(۱) خود رگوید اور شوتیا شوتر اپنشد کی شہادت یہ ہے کہ "جو شخص اس امر (عیرفانی) اور اعلیٰ اور برتر ذات کو نہیں پہچانتا۔ جو دعاؤں کا سننے والا ہے۔ اور جس کے اندر تمام دیوتا (ملائک) سمائے ہوئے ہیں۔ اس کو وید خاک فائدہ نہیں دے سکتے۔ شانتی انہی کو نصیب ہوتی ہے۔ جو پرماتما پر جیتھر کو جانتے ہیں" (رگ وید منڈل ۱۔ سوکت ۱۶۴ منتر ۳۹۔ اور شوتیا شوتر اپنشد)

(۲) تلسی داس جی مصنف رامائن فرماتے ہیں:۔ جیت سندھ کرجاہین وید نہ پائیں پار برنوں تلسی داس کم ات مت منڈ گوار (دبال کانڈ)

اس شعر کا مطلب یہ ہے۔ کہ شوجی اور آپ کی دھرم پتنی پاربتی کی وہ شان ہے۔ کہ وید ان کی تعریف سے عاجز ہیں۔ پھر تلسی داس جیسا کم رتبہ شخص ان کی تعریف کیسے کرسکتا ہے۔

خلاصہ مطلب یہ کہ جس کتاب میں شوجی اور پاربتی کے اوصاف مذکور نہیں۔ وہ کتاب کس کام کی؟ خدا تک پہنچنے کے لئے کسی درمیانی واسطہ کی ضرورت ہے۔ اور وید میں کسی نبی اور رسول اور وحی الہام کا ذکر تک نہیں۔ لہذا وہ خدا تک نہیں پہنچا سکتی۔ اور نہ اس کو خدا کے ساتھ کچھ تعلق ہے۔

(۳) ایک بنگالی فاضل لکھتے ہیں:۔ "بنگالی لوگ بڑی تعداد میں آریہ مذہب کو اس لئے قبول نہیں کرتے۔ کہ وہ ترقی یافتہ قوم ہے۔ اور آریہ سماج کی ہدایت یہ ہے کہ "پیچھے ہٹ کر ویدوں کی طرف چلو" مگر بنگالیوں کا یہ حال ہے۔ کہ وہ تعلیم میں اس قدر آگے بڑھ گئے ہیں۔ کہ اپنا قدم ہر لحاظ آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ اور پیچھے ہٹنا نہیں چاہتے" (دی آریہ گزٹ ۱۲ فروری ۱۹۳۷ء)

(۴) لاہور کے ایک مشہور پنڈت کی رائے سب سے پہلے آریہ سماجیوں نے تمام مذاہب کے عقائد کی چھان بین دلائل کے کلہاڑے سے کی۔ لیکن جب وہی کلہاڑا خود سماج پر چلایا گیا۔ تو آریہ سماج کے اندر تزلزل پیدا ہو گیا۔ میرا یہ دعویٰ اس لیے ہے۔ کہ دلیل کے ذریعہ وید کو الہامی کتاب یا ایشوری گیان ثابت نہیں کیا جاسکتا" (پنڈت دیو پرکاش جی آریہ ویر ۸ جون ۱۹۳۷ء)

(۵) پٹیالہ کے ایک فاضل پنڈت فرماتے ہیں "ویدوں کے بارے میں جو لوگ تعظیم اور تکریم کے خیالات کا اظہار کرتے ہیں بجز ان کے مطالعہ کے۔ نیز وہ لوگ جو ویدوں کو علوم ظاہری و باطنی۔ دنیاوی اور روحانی کا کھنڈار سمجھتے ہیں۔ جب وہ ویدوں کو بعض مفسرین کی توضیح کی روشنی میں مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ان کو یہ بھی مسلّم نہیں ہوتا۔ کہ وہ ویدوں کو جیسا ہم کتاب الہی تسلیم کریں۔ جیسا کہ ایشوری گیان کی کتاب۔۔۔۔۔۔ وہ ویدوں کو دل کے جب لوگ ایسے مقولوں کو جن کا وید الہامی کتاب یا ایشوری گیان ہے؟ محض بیہودہ گوئی سمجھیں گے؟ (پنڈت دھرم رام جی وید پٹیالہ نواسی پر بدھ پنڈت آریہ سماج پٹیالہ رسالہ امرت بابت ستمبر ۱۹۳۶ء)

(۶) پنڈت دیانند جی خود بھی ویدوں کو ایشوری گیان یا الہامی کتب نہ سمجھتے تھے بلکہ انہوں نے یہ عقیدہ بطور ایک پالیسی گھڑا تھا۔ اور بذریعہ پراپیگنڈا یہ خیال عام لوگوں خصوصاً نوجوانوں کے دلوں میں بٹھا دیا۔ تاکہ اس ذریعہ سے ہندو قوم میں سیاسی بیداری پیدا کی جائے۔ اس کے ثبوت میں یہ دلچسپ کہانی سنئے:۔

بھولا ناتھ راؤ بہادر ایک اونچے خاندان کے شریف ہندو تھے۔ پہلے کسی سرکاری عہدہ پر مامور تھے۔ یہ صاحب گجرات میں سوشل ریفارم کا راستہ صاف کرنے والے تھے۔ احاطہ بمبئی میں ایک عالم و فاضل مصنف مانے جاتے تھے۔ اور بہت مشہور آدمی تھے۔ اخبار بمبئی گزٹ نے ان کو Gujrat Worthy یعنی گجرات کا لائق آدمی لقب دیا تھا۔ پرارتھنا سماج احمد آباد کی بنیاد انہوں نے ڈالی تھی۔ پنڈت دیانند اس بات پر مصر تھے۔ کہ اس سماج کا نام بجائے پرارتھنا سماج کے بدل کر آریہ سماج رکھا جائے لیکن راؤ بہادر بھولا ناتھ اس کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ ان کو سوامی جی کے عقاید سے اختلاف تھا۔ وہ ویدوں کو الہامی کتاب قطعی تسلیم نہ کرتے تھے۔ انہی کے ساتھ پنڈت دیانند جی کے مباحثات کا ذیل کے حوالہ میں ذکر ہے۔

"احمد آباد میں پرارتھنا سماج مندر کی بنیاد ڈالنے سے ڈیڑھ سال پہلے یعنی دسمبر ۱۸۷۴ء میں مشہور و معروف سوامی دیانند سرسوتی احمد آباد پہنچے۔ انہوں نے بہت سے لیکچر دیئے۔ اور شاستروں اور پنڈتوں کے ساتھ بعض مسائل پر مباحثے کئے۔ سوامی جی اور بھولا ناتھ جی کے درمیان چند مذہبی باتوں میں اختلاف تھا۔۔۔۔۔ سوامی جی کی بدھی تیز تھی۔ اور وہ مذہب کے معاملہ میں مصلحت سے کام لیا کرتے تھے پرارتھنا سماج ویدوں کو ایشور کا الہام نہیں مانتے اور آریہ سماج مانتی ہے۔ سوامی جی کو اس بات میں ہرگز تامل نہ تھا۔ کہ ویدوں کی سند سے یعنی ویدوں کا نام لے کر جس بات کو چاہیں ثابت کر دیں۔۔۔۔ انکو افسوس یہی خیال تھا۔ کہ کسی طرح پرارتھنا سماج کا نام بدل کر آریہ سماج ہو جائے۔ اور ان کو اس بات کے اعلان کا موقعہ مل جائے۔ کہ احمد آباد میں آریہ سماج قائم ہو گئی ہے۔ (سوامی جی فرماتے تھے کہ) نام کا کیا مضائقہ ہے۔ ہم سب آریوں کو مناسب ہے۔ کہ اس کا نام آریہ سماج رکھیں۔۔۔۔۔ لیکن ان کو کامیابی نہ ہوئی۔ پرارتھنا سماج چونکہ ایک ایماندار سوسائٹی ہے۔ اس لئے وہ مداسق کو اپنا بڑا راہنما سمجھتی ہے۔ مگر آریہ سماجی اپنا مطلب نکالنے کے لئے اس بات کو صحیح اور جائز سمجھتے ہیں۔ کہ بوقت اور بضرورت کے مطابق جس قسم کے وسائل سے کام نکلتا دیکھیں ان کو اختیار کریں خواہ وہ مسائل جائز ہوں یا ناجائز۔ معقول ہوں یا غیر معقول۔ اس کی ایک مثال نیچے درج کی جاتی ہے:۔

"ایک دفعہ بھولا ناتھ جی نے سوامی دیانند سے کہا۔ سوامی جی آپ وید کو ایشور پرنیت بتانے کا پرتین کرتے ہو۔ سو مدّھی مان لوک کے سامنے تو دیتھ ہے" یعنی سوامی جی آپ دعویٰ کرتے ہیں کہ وید ایشور کا کلام ہے۔ سو عقلمندوں کے سامنے تو یہ بات بے معنی ہے۔

اس پر سوامی جی نے فرمایا:۔ "اے سب بات تو سچ ہے۔ پرنتو بھولا ناتھ جی ایسے سمجھائے سوائے لوک سب اپنی سنگ کیسے آنے والے؟ اور اپنی گاڑی چلے کیسی؟" یعنی یہ سب بات تو سچ ہے۔ لیکن بھولا ناتھ جی ایسا سمجھائے بغیر سب لوگ ہمارے ساتھ کیسے شامل ہوں گے۔ اور اپنی گاڑی چلے کیسے؟ (ماخوذ از گجراتی سوانحعمری راؤ بہادر بھولا ناتھ صفحہ ۱۱۷-۱۱۸ بحوالہ سوامی دیانند اور ان کی تعلیم)

اگلے نمبر میں انشاء اللہ ہندوستان اور پنجاب کے دوسرے فاضلوں کی شہادتیں اسی بارہ میں درج کی جائیں گی۔ قارئین خیال فرمائیں۔ جن کتابوں کو خود آریہ سماج کے بانی اور دوسرے فاضل ایک منٹ کے لئے بھی الیشوری گیان تسلیم نہیں کرتے۔ تو مسلمانوں پر کیا مصیبت پڑی ہے کہ وہ انہیں الہامی یقین کریں؟ نعمت اللہ گوہر بی۔اے از قادیان

امرت دھارا فارمیسی کی ادویہ کی قیمتوں میں تخفیف

"ناظرین یہ سن کر خوش ہوں گے۔ کہ امرت دھارا فارمیسی لمیٹڈ نے تمام ادویات سے مہنگائی چارج ہٹا لیا ہے سوائے سونا و موتی کی چند اشیاء کے۔ اگرچہ ابھی تک بعض ادویات کی قیمتیں پہلی حالت پر نہیں آئیں۔ اور کئی اشیاء میں گھاٹا بھی ممکن ہے۔ پھر بھی مہنگائی کا ہٹا لینا ایک قابل تقلید مثال ہے۔ امرت دھارا جو ۲۸ فروری تک ۱۲ ؍ کو بک رہی تھی آج صرف ۸ ؍ کو بک رہی ہے۔ ایسی شہرہ آفاق دوائی جو کہ گھر گھر میں موجود رہتی ہے۔ اور امیر و غریب سب پاس رکھتے ہیں۔ اس کی قیمت ۱/۳ رہ جانے سے عوام کو بیحد فائدہ ہوگا۔ پنڈت جی کا دعویٰ ہے کہ اس دوائی کے مقابلے کی دوائی کوئی آج تک بنانے میں کامیاب نہیں ہوا ہے۔ اصل راز وہی جانتے ہیں۔"

خانیوال میں حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ کی آمد

اور

خدا تعالیٰ کی طرف سے رحمت کا نشان

حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک شعر ہے ؎

بھلا مومن کو قاتل ڈھونڈنے کی کیا ضرورت ہے
نگاہیں اس کی بجلی ہیں۔ تو آہیں اس کی شمشیریں

ڈاکٹر اقبال صاحب کا ایک مصرعہ ہے اور بالکل درست ہے۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

اس کی صداقت حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ کے وجود باجود میں ہم نے ہزاروں بار دیکھی ہے۔ اور اسی یقین کے ساتھ دیکھی جس یقین کے ساتھ کہ ہم سورج کی روشنی کو دیکھتے اور اس کی گرمی کو محسوس کرتے ہیں۔ لیکن ۱۰ ؍ مارچ ۱۹۴۶ء کو جب حضور سندھ تشریف لے جاتے ہوئے کراچی میل سے خانیوال سٹیشن پر پہنچے۔ تو یہ صداقت ایک دفعہ پھر اپنی پوری تابانی کے ساتھ واضح ہوئی

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ خانیوال سٹیشن پر حضور نے خاکسار سے دریافت فرمایا۔ کہ فصل کی حالت کیسی ہے۔ میں نے عرض کیا اچھی نہیں۔ اس پر حضور نے تعجب سے فرمایا۔ کیوں بارش نہیں ہوئی خاکسار نے جواباً عرض کیا کہ نہیں۔ حضور نے فرمایا یہ قادیان کی طرف تو دو تین دفعہ بارش ہو چکی ہے۔ پھر نہر کے پانی کا ذکر ہوا۔ عرض کیا گیا۔ کہ دریا میں پانی بہت کم ہے۔ اس لئے راجباہے باری باری چلتے ہیں جس کی وجہ سے بعض کھیت ایک دفعہ بھی سیراب نہیں ہو سکے۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ اس کا بُرا اثر آئندہ فصل خریف پر بھی پڑے گا۔ اور یہ کہتے ہوئے حضور کا چہرہ مغموم ہو گیا۔ اور اضطراب کے آثار ظاہر ہوئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ بارش نہ ہونے کے نتیجہ میں دنیا پر جو سخت قحط رونما ہونے والا ہے۔ اس کے تصور سے حضور کا دل کانپ اٹھا۔ اور حضور نے اپنے رب کی طرف توجہ کی۔

یہ تقریباً تین ۳ بجے بعد دوپہر کا وقت تھا۔ اور دھوپ کافی تیز تھی بادل کا نام ونشان نہ تھا۔ لیکن سر شام کالے کالے بادل اٹھے۔ اور پہلی دفعہ کافی زور کی بارش ہوئی۔ جس سے فصلوں کو بہت فائدہ کی امید ہے دوسرے دن بھی بارش ہوئی۔ اور سارا دن سیاہ بادل آسمان پر تیرتے رہے۔ اور بوندا باندی جاری رہی۔ اس موسم میں بادلوں کی آمد کوئی نئی نہ تھی۔ بلکہ دسمبر سے اس وقت تک بیسیوں دفعہ بادل آئے۔ اور بعض دفعہ اس زور سے بجلی چمکتی اور گرج اٹھتی کہ خیال ہوتا کہ اب بارش ضرور ہو گی کئی دفعہ بادلوں کا رنگ ڈھنگ دیکھ کر یقین ہو جاتا۔ کہ اب تمام کسر نکل جائے گی۔ لیکن بادل آتے اور دو دو دن ٹھہر کر بغیر پانی کا ایک چھینٹا دیئے نکل جاتے۔ اور لوگ ترسنے کے ترسنے رہ جاتے۔ پس یہ بارش یقیناً خدا تعالیٰ کے ایک مرد مومن کی نگاہ کا نتیجہ تھا۔ اور حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ کے تقرب الی اللہ کا ایک بین ثبوت۔ ع

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

خاکسار حبیب الرحمٰن اے ڈی آئی سکولز کبیر والہ

تلاش

عبدالستار صاحب خرادی۔ ولد محمد ظہور صاحب خرادی پٹیالوی کا عرصہ دو اڑھائی سال سے کوئی علم نہیں کہ وہ کہاں ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو تو نظارت کو اس سے اطلاع دیں۔ یا اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو جلد اپنے پتہ سے نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ۲۲۲ طلباء

جنہوں نے اپنی زندگیاں اسلام کیلئے وقف کیں

واقفین اسلام کی فوج کے ننھے سپاہیوں کی فہرست

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک وقف زندگی کے متعلق خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے مخلصین کے دلوں کو تحریک کر کے انہیں اس بات پر آمادہ کر دیا ہے۔ کہ وہ خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہیں۔ بڑے تو بڑے احمدی جماعت کے بہت سے بچوں نے بھی اپنے پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو پیش کر دیا ہے۔ چنانچہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ۲۲۲ طلباء نے اپنی زندگی وقف کرنے کا تحریری اقرار پیش کر دیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کے ارادوں میں برکت دے۔ انہیں صحیح معنوں میں خادم اسلام بنائے۔ اور احمدیت کے جاں نثار اور خدا کار بننے کی توفیق بخشے۔ انچارج تحریک جدید۔

جماعت دہم فریق اے

۱۔ محمود احمد ولد چودھری شبیر محمد صاحب
۲۔ ناصر احمد ولد میاں عبد المجید صاحب
۳۔ عبد السلام شاہ ولد سید فضل شاہ صاحب
۴۔ محمد اشرف خاں ولد چودھری غلام حسین صاحب
۵۔ حبیب احمد ولد مولوی چراغ الدین صاحب
۶۔ لطف الرحمٰن ولد مرزا برکت علی صاحب
۷۔ سعید اللہ ولد صوفی حبیب اللہ صاحب
۸۔ منور احمد ولد مستری عبد الحمید صاحب
۹۔ مبارک احمد ولد قاضی عبد العزیز صاحب

فریق بی

۱۰۔ سعید احمد ولد شیخ حمید اللہ صاحب
۱۱۔ ہارون الرشید ولد پیر مظہر الحق صاحب
۱۲۔ علی محمد ولد ولی محمد صاحب
۱۳۔ منیر الدین طاہر ولد کیپٹن ڈاکٹر بدر الدین صاحب
۱۴۔ عبد الحفیظ ولد میاں عبد الحی صاحب۔
۱۵۔ شمس الحق ولد سراج الحق صاحب
۱۶۔ عبد اللطیف ڈیرہ دوال ولد غلام نبی صاحب مرحوم
۱۷۔ عبد [illegible] ولد چودھری عبد الحمید صاحب

جماعت [illegible] فریق اے

۱۸ مرزا نعیم احمد ولد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ
۱۹۔ مرزا خورشید احمد ولد حضرت عزیز احمد صاحب
۲۰۔ جلال الدین ولد حکیم محمد الدین صاحب
۲[illegible]۔ مظہر علی ولد احتیاج علی صاحب زیروی
۲[illegible] بشیر احمد ولد فیروز الدین صاحب
۲۳ عبد الباسط ولد حکیم عبد الصمد صاحب
۲۴ عبد الکریم ولد عبد الجلیل صاحب
۲۵۔ نفاذ شاہ ولد سید عبد الغنی صاحب

فریق بی

۲۶۔ سعید احمد ولد ڈاکٹر محمد دین صاحب
۲۷۔ شمس الدین ولد ماسٹر فضل الٰہی صاحب

جماعت ہشتم فریق اے

۲۸۔ عبد الحمید ولد مستری محمد صدیق صاحب
۲۹۔ عطاء المنان ولد منشی امام الدین صاحب
۳۰۔ بشیر احمد کلکتی ولد حکیم ابو طاہر محمود احمد صاحب مرحوم
۳۱۔ بشیر احمد پشاوری ولد دانشمند خاں صاحب مرحوم
۳۲۔ عبید اللہ ولد شیخ عبد الرحمٰن صاحب
۳۳۔ عبد الرشید ولد عبد الکریم صاحب مدرس
۳۴۔ محمد افضل ولد ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن
۳۵۔ محمد افضل سیالکوٹی ولد لیفٹیننٹ حمید احمد صاحب
۳۶۔ خورشید احمد ولد حافظ محمد اسحاق صاحب
۳۷۔ حفیظ احمد ولد ڈاکٹر محمد الدین صاحب

فریق بی

۳۸ مظفر احمد ولد مستری نذیر احمد صاحب۔
۳۹۔ عبد الحمید ولد محمد الدین صاحب مالی مرحوم
۴۰۔ نثار احمد ولد عبد اللہ صاحب
۴۱۔ عبد الرشید ولد ڈاکٹر غلام علی صاحب
۴۲۔ بشیر احمد ولد حکیم محمد جمیل صاحب

فریق سی

۴۳۔ طاہر احمد ولد قریشی نیاز احمد صاحب
۴۴۔ غلام احمد ولد چودھری عبد الحمید صاحب
۴۵۔ خالد سعید احمد ولد ڈاکٹر بشیر احمد صاحب

جماعت ہفتم فریق اے

۴۶۔ نعیم احمد ولد سید عزیز اللہ شاہ صاحب
۴۷۔ سعید ولد حکیم محمد حیات صاحب
۴۸۔ مجیب الرحمٰن ولد مولوی ظل الرحمٰن صاحب
۴۹۔ ناصر احمد [illegible] فضل احمد صاحب
۵۰۔ یمین المیامن [illegible] مولوی بدل الرحمٰن صاحب

۵۱ - مصلح الدین ولد صوفی غلام محمد صاحب
۵۲ - رفیق احمد ولد چوہدری حسن دین صاحب
۵۳ - منور احمد ولد عزیز احمد صاحب
۵۴ - نصیر الدین ولد مولوی غلام محمد صاحب

فریق بی

۵۵ - احمد خان ولد ایوب خان صاحب
۵۶ - کمال یوسف ولد محمد سعید صاحب
۵۷ - عزیز احمد ولد غلام محمد صاحب زرگر
۵۸ - مقبول احمد ولد عبد الحق صاحب شاکر
۵۹ - عزیز احمد ولد عبد الرزاق صاحب
۶۰ - ملک سلیم احمد ولد ملک عزیز احمد صاحب
۶۱ - شریف احمد ولد امام دین صاحب
۶۲ - محمد اسلم ولد محمد حسین صاحب

فریق سی

۶۳ - عطاء اللہ ولد عبد الغنی صاحب
۶۴ - جری اللہ ولد رحمت اللہ صاحب شاکر
۶۵ - محمد افضل ولد بشیر محمد صاحب
۶۶ - مبارک ولد فضل احمد صاحب
۶۷ - حمید اللہ ولد محمد بخش صاحب
۶۸ - رشید احمد ولد مہر دین صاحب
۶۹ - احمد علی ولد نواب دین صاحب
۷۰ - عبد الحمید ولد محمد حسین صاحب
۷۱ - عبد الستار ولد مستری قمر الدین صاحب
۷۲ - شیخ عبد المجید ولد عبد السلام صاحب
۷۳ - عبد الشکور ولد مرزا عبد المجید صاحب
۷۴ - عبد اللطیف ولد نجم الدین صاحب عرف کاکا
۷۵ - مبارک علی ولد دین محمد صاحب
۷۶ - عبد الوحید ولد عبد الرحیم صاحب پراچہ
۷۷ - نصیر الدین ولد محمد اسمٰعیل صاحب
۷۸ - داؤد احمد ولد محمد اسمٰعیل صاحب
۷۹ - مولا بخش ولد عبد الرحمٰن صاحب
۸۰ - عبد المجید ولد عبد الحی صاحب
۸۱ - ابو النصر محمود ولد ابو الفضل محمود صاحب
۸۲ - محمد رشید ولد دوست محمد صاحب
۸۳ - صلاح الدین ولد محمد دین صاحب
۸۴ - ناصر احمد مدم ولد عبد العزیز صاحب
۸۵ - علی احمد ولد عبد العزیز صاحب ٹھٹھہ غلام نبی
۸۶ - مظفر احمد ولد چوہدری شیخ محمد صاحب سیال
۸۷ - مصطفیٰ خالد اختر ولد مولوی عبد الاحد صاحب
۸۸ - بشیر احمد ولد محمد شفیع صاحب
۸۹ - نفیل کریم ولد مولا بخش صاحب
۹۰ - محمد شفیع قمر ولد زر خان صاحب
۹۱ - محمد [illegible] ولد مستری عبد العزیز صاحب
۹۲ - ناصر احمد ولد چوہدری [illegible] عبد اللطیف صاحب
۹۳ - حبیب شاہ ولد عبد السعید شاہ صاحب
۹۴ - عبد الحمید نجم ولد ماسٹر فضل داد صاحب
۹۵ - محمد انور ولد ڈاکٹر فرزند علی صاحب
۹۶ - منیر احمد ظفر ولد خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل
۹۷ - لطیف اشرف ولد ملک نصیر احمد صاحب
۹۸ - ریاض احمد ولد ڈاکٹر محمد طفیل صاحب
۹۹ - عبد الحکیم ولد عبد الرحیم صاحب
۱۰۰ - منیر احمد ولد چوہدری سلطان احمد صاحب
۱۰۱ - غلام مصطفیٰ ولد محمد روشن صاحب
۱۰۲ - عبد الباسط ولد میاں عبد الرحیم صاحب
۱۰۳ - فاروق احمد ولد ماسٹر غلام احمد صاحب مرحوم
۱۰۴ - ولی الرحمٰن ولد سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب
۱۰۵ - مبشر احمد ولد چوہدری رشید احمد صاحب
۱۰۶ - محمد اعظم ولد چوہدری امام دین صاحب
۱۰۷ - مبارک احمد ولد قاضی دین محمد صاحب

جماعت ششم فریق اے

۱۰۸ - محمد اکرم ولد خدا بخش صاحب
۱۰۹ - محمد اعجاز ولد سردار خان صاحب
۱۱۰ - عبد الماجد ولد خواجہ محمد گل صاحب
۱۱۱ - عبد المجید ولد ماسٹر مولاداد صاحب
۱۱۲ - افتخار احمد ولد مختار احمد صاحب اعجاز
۱۱۳ - خلیق الرحمٰن ولد چوہدری محمد اکرام صاحب
۱۱۴ - محمد انور ولد خیر دین صاحب
۱۱۵ - عبد الوہاب ولد مرزا برکت علی صاحب
۱۱۶ - محمد الطاف خان ولد مولوی شہزادہ خان صاحب
۱۱۷ - سلیمان ولد محمد اسحٰق صاحب
۱۱۸ - انور احمد ولد ڈاکٹر رشید احمد صاحب

فریق بی

۱۱۹ - رفیق احمد ولد میاں غلام رسول صاحب
۱۲۰ - محمد رشید ولد محمد امین صاحب
۱۲۱ - محمود احمد عارف ولد ڈاکٹر بشیر احمد صاحب شاہ
۱۲۲ - رفیق محمد ولد عطا محمد صاحب
۱۲۳ - مرزا حنیف احمد ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ
۱۲۴ - منیر احمد ولد عزیز دین صاحب
۱۲۵ - محمد یونس ولد مستری محمد امین صاحب
۱۲۶ - عطاء اللہ ولد میاں محمد عبد اللہ صاحب
۱۲۷ - محمد سلیم ولد بابو غلام حیدر صاحب

فریق سی

۱۲۸ - محمد اکبر ولد ماسٹر سراج دین صاحب
۱۲۹ - غلام رسول ولد غلام حسین صاحب
۱۳۰ - خالد اختر ولد ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۱۳۱ - عبد الجبار ولد غلام حیدر خان صاحب
۱۳۲ - عبد الشکور ولد خدا بخش صاحب
۱۳۳ - عبد المجید ولد صوفی عبد الغفور صاحب
۱۳۴ فضل کریم ولد عبد الرحمٰن صاحب
۱۳۵ سمیع اللہ ولد محمد عبد اللہ صاحب
۱۳۶ عبد الرحمٰن ولد شہاب الدین صاحب سیالکوٹی
۱۳۷ ناصر دین ولد باغ دین صاحب
۱۳۸ لطیف احمد ولد عبد الحکیم صاحب
۱۳۹ محمد قاسم ولد عبد الحفیظ صاحب
۱۴۰ عبد الماجد ولد عبد الاحد صاحب
۱۴۱ رشید احمد ولد عنایت الٰہی صاحب
۱۴۲ تاج دین ولد محمد عبد اللہ صاحب
۱۴۳ احمد اللہ ولد علی احمد صاحب ٹھیکیدار
۱۴۴ سلطان علی ولد علی گوہر صاحب
۱۴۵ رفیق احمد ولد محمد بخش صاحب
۱۴۶ محمد صادق ولد محمد یوسف صاحب

فریق ڈی

۱۴۷ محمد اسمعیل ولد چوہدری لبھے خان صاحب
۱۴۸ ظفر اقبال ولد عبد الغفور صاحب ناصر
۱۴۹ خورشید احمد ولد مرزا ضمیر علی صاحب
۱۵۰ بشارت احمد ولد محمد یٰسین صاحب
۱۵۱ حنیف احمد ولد مرزا محمد شریف صاحب
۱۵۲ محمد حفیظ ولد محمد شفیع صاحب
۱۵۳ جمیل احمد ولد محمود احمد صاحب
۱۵۴ عبد المجید ولد محمد ظہور صاحب
۱۵۵ محمد اسحاق ولد محمد ابراہیم صاحب
۱۵۶ مظفر احمد ولد ماسٹر علی محمد صاحب
۱۵۷ منور احمد ولد ملک گل محمد صاحب
۱۵۸ سیف الرحمٰن ولد محمد عظیم صاحب
۱۵۹ مسعود احمد ولد محمود احمد صاحب
۱۶۰ محمد حنیف ولد پیر محمد صاحب
۱۶۱ قمر الحق ولد حکیم عبد الباری صاحب
۱۶۲ تجمل حسین ولد شاہنواز صاحب

جماعت پنجم فریق اے

۱۶۳ معین الرشید ولد قاضی رشید احمد صاحب ارشد
۱۶۴ اطہر جاہ ولد ہمایوں جاہ صاحب
۱۶۵ کرامت اللہ ولد نعمت اللہ صاحب جمعدار
۱۶۶ غلام نبی ولد محمد عبد اللہ صاحب
۱۶۷ مبارک احمد ولد نذیر احمد صاحب
۱۶۸ محمد احمد ولد مہاشہ محمد عمر صاحب
۱۶۹ امین اللہ ولد عبد المجید خان صاحب
۱۷۰ عبد العزیز ولد عبد الحی لو صاحب
۱۷۱ عبد الشکور ولد حافظ محمد امین صاحب
۱۷۲ محمد ناصر مصطفیٰ ولد محمد یعقوب صاحب
۱۷۳۔ محمد اشرف ولد محمد احمد صاحب۔
۱۷۴۔ رشید احمد ولد عنایت اللہ صاحب۔

فریق بی

۱۷۵ - محمود احمد ولد غلام احمد صاحب
۱۷۶ - نسیم احمد ولد خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل
۱۷۷ - مبشر احمد ولد جان محمد صاحب
۱۷۸ - ضیاء الحق ولد قریشی عبد الغنی صاحب
۱۷۹ - عبد الحمید ولد جیون صاحب
۱۸۰ - محمد عثمان ولد مہاشہ فضل حسین صاحب
۱۸۱ - حمید الدین ولد شمس الدین صاحب
۱۸۲ - مرزا منیر احمد ولد مرزا فتح محمد صاحب
۱۸۳ - رفیق احمد ولد شیخ محمود احمد صاحب عرفانی
۱۸۴ - عطاء الرحمٰن ولد ظل الرحمٰن صاحب
۱۸۵ - محمد سعید خاں ولد ملک محمد خورشید صاحب

فریق سی

۱۸۶ - نصیر احمد ولد چوہدری علی احمد صاحب
۱۸۷ محمد رشید ولد محمد اسمٰعیل صاحب
۱۸۸ - خوشی محمد ولد خدا بخش صاحب
۱۸۹ - عبد اللطیف ولد عبد الحمید صاحب
۱۹۰ - منیر احمد ولد علی محمد صاحب سیالکوٹی
۱۹۱ - محمد احمد ولد حکیم محمد صدیق صاحب
۱۹۲ - مشتاق احمد سلیمان ولد مستری عبد العزیز صاحب
۱۹۳ - امتیاز احمد ولد سید علی احمد صاحب
۱۹۴ - عبد الحمید ولد حسین شاہ صاحب
۱۹۵ - مظفر احمد ولد علی حیدر صاحب
۱۹۶ - مطیع اللہ ولد بابو اکبر علی صاحب مرحوم

فریق ڈی

۱۹۷ - مسعود احمد ولد ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب
۱۹۸ - حمید اللہ ولد ملک نصر اللہ صاحب
۱۹۹ - حبیب الرحمٰن ولد محمد وزیر صاحب
۲۰۰ - فضل الرحمٰن ولد محمد وزیر صاحب
۲۰۱ عطاء اللہ ولد صوفی نبی بخش صاحب
۲۰۲ نثار احمد ولد عبد الرحمٰن صاحب
۲۰۳ مبارک حمید اللہ ولد غلام محمد صاحب عبد
۲۰۴ محمد ادریس ولد محمد امین صاحب
۲۰۵ غلام احمد ولد محمد اسمٰعیل صاحب
۲۰۶ ظفر احمد ولد امام دین صاحب
۲۰۷ منور احمد ولد راجہ علی محمد صاحب
۲۰۸ بشیر احمد ولد شیخ دوست محمد صاحب
۲۰۹ محمد اسلم ولد حکیم محمد اشرف صاحب
۲۱۰ لطیف احمد ولد بدر دین صاحب
۲۱۱ بشیر احمد ولد عبد الرزاق صاحب
۲۱۲ مجید احمد ولد فیروز دین صاحب
۲۱۳ منیر احمد ولد برکت علی صاحب
۲۱۴ غلام احمد ولد فیض احمد صاحب
۲۱۵ فیض احمد ولد عنایت علی صاحب
۲۱۶ لطیف احمد ولد مغل دین صاحب
۲۱۷ نور دین ولد نور ماہی صاحب
۲۱۸ محمد ہارون ولد مولوی نذیر احمد صاحب
۲۱۹ نور احمد ولد حسن گوہر صاحب
۲۲۰ رحیم بخش ولد الٰہی بخش صاحب
۲۲۱ عبد الشکور ولد ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب
۲۲۲ بشیر احمد ولد بشیر محمد صاحب

پروگرام تبلیغی دورہ ضلع لائل پور

مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ کے دورہ کا پروگرام حسب ذیل ہے

۳/۴۶ ۲۲ - بروز جمعہ چک ۶۵ ج ب
۳/۴۶ ۲۳ " ہفتہ چک ۵۹ ج ب
۳/۴۶ ۲۴ " یکشنبہ چک ۱۰۸ چودھری والہ رکھ برانچ
۳/۴۶ ۲۵ " دوشنبہ گوکھووال چک ۱۲۱ (ج ب)
۳/۴۶ ۲۶ " سہ شنبہ جنڈوالہ چک ۱۹۵
۳/۴۶ ۲۷ " چہار شنبہ تلونڈی چک ۱۰۸ (جھنگ برانچ)
۴/۴۶ ۶/۷ بروز پنجشنبہ یکشنبہ چک ۲۷۶ گوکھووال
۴/۴۶ ۸ " دوشنبہ - کمالیان پور
۴/۴۶ ۱۰/۱۱ " چہار شنبہ پنجشنبہ کھو والی
۴/۴۶ ۱۲ " جمعہ ٹوبہ ٹیک سنگھ
۴/۴۶ ۱۳ " شنبہ و یکشنبہ - گوجرہ - قادر آباد
۴/۴۶ ۱۵/۱۶ بروز دوشنبہ سہ شنبہ دھنی دیو چک ۳۳۲
۴/۴۶ ۱۷ " چہار شنبہ چک ۴۴

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

پروگرام دورہ انسپکٹر تعلیم و تربیت!

نمبر شمار	جماعت احمدیہ	ضلع	تواریخ قیام	کیفیت
۱	کیانہ بھلیسر	گجرات	۲۳ تا ۲۵ مارچ	
۲	چارکوٹ معہ ملحقہ جماعتیں	ریاست جموں	۲۶ مارچ تا ۵ اپریل	
۳	جموں شہر	ریاست جموں	۶ تا ۸ اپریل	
۴	مراڑہ	سیالکوٹ	۹-۱۰-۱۱ اپریل	

(ناظر تعلیم و تربیت)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے :-

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

چن کن ۱۹ مارچ۔ منچوریا کی روسی افواج کے کمانڈر کے چیف آف دی سٹاف کا بیان ہے کہ منچوریا کے اس علاقہ سے جو مکڈن سے دو سو میل شمال مشرق کی طرف اور چانگ چون کے جنوب میں واقعہ ہے۔ روسی افواج کو ہٹا لیا گیا ہے۔

ملبورن ۱۹ مارچ۔ مغربی وکٹوریہ کے سات شہر سیلاب کی گرفت میں ہیں سینکڑوں افراد خانماں ویران ہو چکے ہیں۔ پانی گلیوں اور بازاروں میں بہہ رہا ہے۔ لوگ مکانوں کی چھتوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کی جانیں بچانے کے لئے کشتیاں اور بجرے معرض استعمال میں لائے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۱۹ مارچ۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ مارشل سٹالن کو سوویٹ یونین کی کمیونسٹ پارٹی کا سیکرٹری۔ مجلس وزراء کا صدر۔ اور مسلح افواج کے محکمے کا وزیر بھی بنا دیا گیا ہے۔

بغداد ۱۹ مارچ۔ دریائے دجلہ میں سخت طغیانی آ رہی ہے۔ حکومت عراق نے حکم دیا ہے۔ کہ داؤدیہ کے بند کو توڑ دیا جائے تاکہ عراقی دارالحکومت کو اس طغیانی سے جو اندیشہ لاحق ہو رہا ہے وہ ٹل جائے۔ واضح رہے کہ یہ دریا شہر میں سے گزرتا ہے۔ زبردست بارشوں اور برف کے پگھلنے کی وجہ سے اس کے پانی کی سطح بہت زیادہ بلند ہو گئی ہے۔

لنڈن ۱۹ مارچ۔ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کل ایک قرطاس ابیض میں شائع ہوئی ہے اس میں سفارش کی گئی ہے کہ برطانوی پارلیمنٹ کے ممبروں کی تنخواہ چھ سو پونڈ سے ایک ہزار پونڈ کر دی جائے۔

قاہرہ ۱۹ مارچ۔ برطانیہ اور مصر میں معاہدہ پر نظر ثانی کرنے کے لئے مصری ڈیلیگیٹوں کی اور برطانوی سفیر سر رانلڈ کیمبل کی پہلی ملاقات ہوئی۔ دو ہفتے تک ابتدائی بات چیت ہوگی۔ وزیر اعظم مصر نے آج ایک بیان میں کہا۔ کہ جب تک یہ بات چیت مکمل نہ ہو جائے۔ اس بارے میں کچھ نہیں بتایا جائے گا۔

ٹوکیو ۲۰ مارچ۔ ٹوکیو میں آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ جنوبی کیوشو کے جزیرہ نما میں خلیج کاگوشیما کے قریب آتش فشاں کے پھٹنے کے باعث چھ ہزار اشخاص بھاگ گئے۔ اور لاتعداد اشخاص ہلاک ہو گئے۔ اس تباہ کاری کے بارے میں بہت کم معلومات دستیاب ہو سکی ہیں اور موسم کی خرابی کے باعث دیکھ بھال کرنے والے ہوائی جہاز اپنا کام خوش اسلوبی سے انجام نہیں دے سکے

یروشلم ۲۰ مارچ۔ اینگلو امریکن انکوائری کمیٹی کے امریکن انکوائری کمیٹی کے چھ ارکان شام و لبنان۔ عراق اور سعودی عربستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ دوسرے چھ ارکان فلسطین کے عربی دیہات اور یہودی بستیوں کا چکر لگا رہے ہیں۔ انکوائری کمیٹی سے وابستگی رکھنے والے حلقوں کو یقین ہے۔ کہ رئیس ٹرومین نے برطانوی وزیر اعظم سے ایک لاکھ یہودیوں کو فلسطین میں داخل ہونے کے اجازت نامے عطا کرنے کی جو سفارش کی تھی اسے منظور کر لیا جائے گا۔

لنڈن ۱۹ مارچ۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ رئیس کالی نن نے خرابی صحت کی بناء پر استعفیٰ پیش کر دیا ہے۔ اور سوویٹ نظام کی سب سے بڑی مجلس کے پریذیڈنٹ یعنی جماہیر شورائیہ روسیہ کے رئیس ہیں۔

بمبئی ۲۰ مارچ۔ حافظ علی بہادر پر جو ایک مسلم حلقے میں احرار ٹکٹ پر انتخاب لڑ رہے ہیں۔ آج صبح مسلح آدمیوں کے ایک گروہ نے حملہ کر دیا۔ آپ مجروح ہو گئے۔ آپ کو ہسپتال پہنچا دیا گیا

لاہور ۲۰ مارچ۔ گورنر پنجاب نے آج پنجاب وار بورڈ کے اجلاس میں تقریر کی۔ ہز ایکسی لنسی نے اعلان کیا۔ کہ پنجاب وار بورڈ کو اب توڑ دیا گیا ہے۔ اس کے ممبروں نے نمایاں کام کیا ہے۔ فوج میں پنجابیوں کی جو تعداد جنگ سے پہلے موجود تھی۔ اس کے علاوہ اس صوبہ نے چھ لاکھ نئے رنگروٹ بہم پہنچائے۔ اور ۲۷ کروڑ روپیہ سے زیادہ رقم جنگی قرضوں میں دی۔ اگر پنجاب ہمت سے کام نہ لیتا۔ تو یہ ممکن تھا۔ کہ ہم پر تباہی آ جاتی۔

دہلی ۲۰ مارچ۔ آصف علی ڈپٹی لیڈر کانگرس اسمبلی پارٹی نے ڈیپارٹمنٹ آف پلیننگ کی سٹینڈنگ کمیٹی سے استعفیٰ دیدیا ہے

واشنگٹن ۲۰ مارچ۔ اتحادی اقوام کی انجمن کے سیکرٹری جنرل مسٹر ٹرائیگوے نے اعلان کیا ہے کہ ایران نے روسی فوجوں کی موجودگی نیز ایران کے داخلی معاملات میں روسیوں کی مداخلت کے خلاف سیکورٹی کونسل کو احتجاجی مراسلہ بھیج دیا ہے سیکرٹری جنرل نے مزید اعلان کیا۔ کہ ایران کی درخواست کو ایجنڈا میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اس درخواست کو سیکورٹی کونسل کی پہلی میٹنگ میں (جو ۲۵ مارچ کو نیویارک میں منعقد ہو گی) منظوری کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔

لاہور ۲۰ مارچ۔ اسمبلی چیمبر میں مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں مسٹر جناح بھی موجود تھے۔ انہوں نے ۲۰ منٹ تک تقریر کی

لاہور ۲۰ مارچ۔ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے سپیکر کے عہدہ کے لئے ملک برکت علی کو نامزد کیا ہے۔ کولیشن پارٹی ڈپٹی سپیکر کے لئے غالباً سردار کپور سنگھ صاحب کا نام پیش کرے گی

امرتسر ۲۰ مارچ۔ جنڈیالہ گورو (ضلع امرتسر) میں پرسوں جو فرقہ وارانہ فساد ہوا تھا۔ اس میں پولیس نے ۷۰ اشخاص کو قتل کے الزام میں اور ۲۷ اشخاص کو حفظ امن کے سلسلے میں گرفتار کیا ہے۔

بمبئی ۲۰ مارچ۔ بمبئی صوبائی اسمبلی کے اب تک ۷۴ حلقوں کا نتیجہ نکلا ہے۔ اب تک پارٹی پوزیشن یہ ہے۔ کانگرس ۴۰۔ مسلم لیگ ۲۰۔ ۱ رپن ۶۔ اینگلو انڈین ۱۔ کمیونسٹ ۱۔ انڈیپنڈنٹ ۲ ریڈیکل ڈیموکریٹک ۱

لاہور ۲۰ مارچ۔ خان بہادر شیخ کرامت علی ایم۔ ایل۔ اے نے ایک بیان میں جنڈیالہ گورو کے مسلمانوں پر جبر و تشدد کی مذمت کی ہے۔ شیخ صاحب نے اپنے بیان میں کہا ہے۔ کہ مظلوم اور پرامن مسلمانوں کو منظم تشدد کا نشانہ بنایا گیا مگر اب یہ امر باعث حیرت ہے کہ مسلمانوں کو ہی گرفتار کیا جا رہا ہے۔ شیخ کرامت علی نے علاقہ کے ہندو مجسٹریٹ پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ ان کی ذہنیت متعصبانہ ہے۔ اور مسلمانوں کو ان سے انصاف کی کوئی امید نہیں ڈپٹی کمشنر خود دیکھ چکے ہیں۔ کہ مسلمانان جنڈیالہ گورو نے تشدد کے باوجود صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ مگر اب ایک ہندو کا بے حرمتی کا افسانہ گھڑ لیا گیا ہے۔ تاکہ مسلمانوں کو مقدمہ میں پھنسایا جا سکے۔

دہلی ۲۰ مارچ۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں فوڈ ممبر سر جوالا پرشاد سری واستو نے غذائی صورت حال پر دو روزہ مباحثہ کا آغاز کیا۔ انہوں نے بتایا۔ کہ صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے غذائی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے حکومت سے تعاون کرنا منظور کر لیا ہے۔ چنانچہ اب ان اور دوسرے عناصر کی مدد سے کئی سکیموں کو عملی جامہ پہنایا جائیگا۔

لاہور ۲۰ مارچ۔ آج چار بجے بعد دوپہر پنجاب اسمبلی چیمبر کے کمیٹی روم میں مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا اجلاس منعقد ہوا جس میں پارٹی کے ستر ارکان نے شرکت کی۔ ایک آدھ ممبر کے سوا باقی تمام ممبروں نے جناح کیپ پہن رکھی تھی۔ ضلع گجرات کے مسلم لیگی ممبر چودھری جہان خاں نے حسب معمول شملہ باندھ رکھا تھا۔ لیکن سر پر طرے کی بجائے جناح کیپ تھی۔

لاہور ۲۰ مارچ۔ کولیشن پارٹی کو ابھی تک کوئی سپیکر نہیں مل سکا۔ سپیکر کا عہدہ ابتک مسلمانوں کے پاس رہا ہے۔ مگر کولیشن پارٹی کے ہندو ممبر مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ چوہدری سورج کو صدر بنایا جائے اس صورت میں مقابلہ ملک برکت علی (لیگی) اور چوہدری سورج مل میں ہوگا۔

سنگاپور ۲۰ مارچ۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے اخباری وقائع نگاروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ شرق الہند میں ہندوستانی فوجوں کے استعمال کا جو سلسلہ جاری ہے۔ اس کے خلاف ہندوستان میں سخت اظہار ناراضی ہو رہا ہے۔ ہندوستان اہل شرق الہند کے ساتھ پوری پوری ہمدردی کا اظہار کر رہا ہے۔

لاہور ۲۰ مارچ۔ گورنمنٹ ہاؤس میں دو نئے وزراء میاں محمد ابراہیم برق اور چودھری لہری سنگھ نے حلف وفاداری اٹھایا۔ اس وقت حکومت پنجاب کے چیف سیکرٹری مسٹر بھنوٹ موجود تھے۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ چودھری لہری سنگھ کو وزیر تعلیم اور میاں محمد ابراہیم برق کو وزیر تعمیرات عامہ مقرر کیا جائے گا۔ میاں محمد ابراہیم کی عمر ۳۳ سال ہے۔